[illegible] فضل خلاق زمین [illegible]

[illegible] مطبع منشی نولکشور واقع [illegible] میں طبع [illegible] چھپا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دل یہ دشمن کا [illegible] | ہیچ کیا تا ہو وطن میں چراغ گور کا
دیکھنا [illegible] پیکان [illegible] | چشم اعمی سنگ یا [illegible] کا
کھینچے مانی اس پری کی کیونکر تصویر | جمع ہو جب تاب رنگ [illegible]
تیرے قامت [illegible] | کام ہے منقار و فریاد قمری [illegible]

ذوق راہِ عشق وہ کوچہ ہے جس کی خاک پر
[illegible] تاجِ سلیمان جیسے سینۂ مور کا

لکھا [illegible] اوٹھ نہیں سکتا | پر صنعت [illegible] مضمون ہیں قلم اوٹھ نہیں سکتا
بیمار ترا [illegible] | گیا اوٹھ کے سرِ بستر [illegible] اوٹھ نہیں سکتا
آتی ہے صدا [illegible] ناقۂ لیلی | صد [illegible] کہ مجنون کا قدم [illegible]
جو [illegible] | سر [illegible] بار الم اوٹھ نہیں سکتا
ہر داغ [illegible] ترے | جول [illegible] اوٹھ نہیں سکتا
[illegible] | سر پر [illegible] قسم اوٹھ نہیں سکتا
[illegible] | یہ پردہ رخسار صنم اوٹھ نہیں سکتا
کیونکر [illegible] | اے راہرو ملک عدم اوٹھ نہیں سکتا
دنیا کا [illegible] ذوق | کچھ فائدہ [illegible] اوٹھ نہیں سکتا

[illegible]

[illegible]

سراغ عمر رفتہ ہو تو کیونکر
کہیں جس کا نشان پایا نہ پایا

رہ گم گشتگی میں ہم نے اپنا
غبار راہ بھی عنقا نہ پایا

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

تہ خنجر بہت بسمل تڑپے ہم
ذرا قابو تڑپنے کا نہ پایا

اٹھا لے جسے فلک کو ہاتھ کیسے
نکل جانے کا رستہ نہ پایا

جہاں دیکھا کسی کے ساتھ دیکھا
کبھی ہم نے تجھے تنہا نہ پایا

چراغ داغ سے گر دل میں ڈھونڈھا
نشان پر صبر و طاقت کا نہ پایا

وہ از خود رفتہ ہوں جسکو خودی کے
جدائی میں اگر ڈھونڈھا نہ پایا

کرے کیا پاس سے زخم دل ہمارا
دہن پایا لب گویا نہ پایا

کبھی تو اور کبھی تلوار اے صنم
غرض خالی دل شیدا نہ پایا

سوا تیرے خط مشکیں کے کوئی
مجرب نسخہ سودا نہ پایا

وہ لو لے دیکھ کے تصویر یوسف
سنا جیسا اوسے ویسا نہ پایا

ہمارا تو لے پورا ہاتھ قاتل
ستم میں بھی تجھے پورا نہ پایا

مرے طالع کی وہ گردش ہے جس سے
فلک نے بھی قرار اپنا نہ پایا

نظیر اسکا کہاں عالم میں اے ذوق
کہیں ایسا نہ پاؤ گے نہ پایا

[illegible]

[illegible]

کیا ہوتا جو کھاتا [illegible] سے جا مرے وہ
کیا دیکھتے ہم یوسف کنعان کو [illegible]
کیا گر ہم قتل ہوتا تڑپ کر [illegible]

دشمن کا [illegible] نہیں ہوئی [illegible] تھا
[illegible] اک [illegible] ہوئی [illegible] تھا
[illegible] سر [illegible] ہوئی [illegible] تھا

جو کچھ کہ ہوا ہم سے وہ کس طرح نہ ہوتا
حکم ازلی ذوق یونہی ہوئی لکھا تھا

ہم ہیں اور سایہ کسی کوچہ کی دیوار کا
[illegible] گرچہ دل آزار ہے خواہ [illegible]
اتنا تو سوز فغاں ہو کہ جہاں [illegible]
[illegible]
ہوں [illegible] کی [illegible]
ہیں [illegible]
کیوں [illegible] دل [illegible]
[illegible]

کام [illegible] گنہگار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اگر [illegible]

[illegible] کام [illegible] ذوق
[illegible] کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوگی آلودہ دامن پاک اس کس طرح لمس سے مقدور کو قدرت ہو کر پھونکی	اے زلیخا جیو دامن یوسف کا تھا دیکھ پھر سامان اس عشق بسا ماں کا

دیکھنا اے ذوق ہونگے آج پھر لاکھوں کے خون
پھر حنا پا اُس نے لعل لب پہ لاکھا پان کا

اے مسیحا کس کو اے بیداد گر مارا کیا مارا	جو آپ ہی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا
یہ مارا آسکو جو تیغ نگہ ہو اکسیر تا	اگر پارہ کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا	نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانیکا	تری زلفوں نے مشکیں باندھکر مارا تو کیا مارا
نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دیکر	جو اُسنے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا
تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے	الٰہی پھر جو دل پر تاک کر مارا تو کیا مارا
ہنسی کے ساتھ یاں رونا ہے مثل قلقل مینا	کسی نے قہقہا اے بیخبر مارا تو کیا مارا
مرے آنسو ہمیشہ ہیں برنگ لعل غرق خوں	جو غوطہ آب میں تو نے گہر مارا تو کیا مارا
جگر دل دونوں پہلو میں ہیں زخمی اُسنے کیا جانا	ادھر مارا تو کیا مارا ادھر مارا تو کیا مارا
دل سنگین خسرو پر بھی	اگر یہ ہیر سا ریر مارا تو کیا مارا
گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے میں	اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

[illegible]

[illegible]

ہزار دم میں اُسے یاد تو نے دیکھا ذوق
گیا وہ غیر کے گھر تجھ کو ٹال سے کے گیا

میں کہاں شگفتہ یار سے ٹل جاؤں گا
نہ وہ پتھر ہے پھسلنا کہ پھسل جاؤں گا

نالہ کہتا ہے کہ تا چرخ زحل جاؤں گا
طالع میں لڑ کر اُس کو بھی نکل جاؤں گا

دل یہ کہتا ہے کہ تو ساتھ نہ لیجا مجھکو
ورنہ میں جا کے وہاں تجھ پہ مچل جاؤں گا

در سے میں بھی اگر جاؤں گا تو دیکھ لینا
شیشہ ہاتھ لیے زیر لعنت چل جاؤں گا

کوچہ یار میں جاؤں گا تو مثل خورشید
پاس آ وے تب میں سر [illegible] جاؤں گا

دل کہو ہے کہ مجھے روزن سینہ سے نکال
ورنہ جول [illegible] نکل جاؤں گا

سر و مہر [illegible] ڈال نہ پایا اگر
محل مراد وہ کہ [illegible] جاؤں گا

آنکھ کہ اشک ہے مجھکو گرا کر نہ سنبھال
بس نہیں وہ کہ سنبھالا سے سنبھل جاؤں گا

قیس و فرہاد کو بتلاؤں گا کچھ عشق کا راز
اب کی میں گر [illegible] دست وجہل جاؤں گا

گر پڑا آگ میں پروانہ دم گرمی شوق
سمجھا آتا ہی کہ [illegible] جل جاؤں گا

ہوں وہ مشتاق شہادت کہ تری تیغ [illegible]
[illegible]

جنبش برگ گل تفتہ باغ جہاں میں ای ذوق
کچھ نہ ہاتھ آئے تو ہاتھ کو مل سے ماؤں گا

[illegible]

[illegible]

ہے اور علم واد سے کسب محبت ہیں
کہ شہ وہاں کا سلسلہ جدا وہ ہے جدا

ہم جو ہم اشکبار کے ہمراہ کدہ ان ہوتا
کہ وحی سے نہیں رہا کبھی نقد ہے جدا

فراق خلد سے کہ ہم اس سے ہوا آ لیا
آخر ہوا وطن سے کوئی عرصہ ہے جدا

کیا حبیب کو مجھ سے جدا کیا اگر
ہو کہ ستمگر سے دل سے غم ہے جدا

کرتی جدائی کا کس کس سے گلہ ہم اے ذوق
کہ ہوئے راہ کے بہر سے ہم [illegible] خدا

شکر ہے وہی ہیں [illegible] کو ستا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا کو رکھا

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

نام میرا سن کے مجھ کو حیا آگئی

مجھکو ہر شب ہجر کی ہونے لگی

یہی جو غنچوں کا چٹکنا اور انگلیوں کی

جھمکی اس سیکڑوں [illegible]

لیکے آئینہ جو دیکھی سن کی اپنے

پھیر جو کرنے لگا [illegible]

[illegible]

سو اسکو یاد کرتی ہے خدا [illegible]

سینہ [illegible] اگر [illegible] لگا

[illegible] آ [illegible] لگا

چلا [illegible] لگا

[illegible]

[illegible] لگا

[illegible] کار [illegible] لگا

[illegible] لگا

[illegible] لگا

رات گیا [illegible] اسکی [illegible]

[illegible] لگا

پہونچا آ [illegible] اچھا ہوا

ایکدن بالکل [illegible] آگیا [illegible]

[illegible] صبح کی [illegible]

آ [illegible] دست [illegible]

دور کتا تھا مجھکو [illegible]

[illegible] اچھا ہوا

[illegible] ہوا اگر [illegible]

[illegible] اچھا ہوا

[illegible] کا [illegible] اچھا ہوا

[illegible] ہوا

[illegible]

وہ آئینہ رُخ آئینہ میں ... دل اُسی ... — گر یہ رنج ہے کیون ... ہم ... پسند آیا

لگائی زلف کو شانہ لیے ... انگلی لگا کر — یہ گستاخی بھلا رہ تو سہی ... دست آیا

نہ کر ... آما ماس کوئی ... — مگر رہ ما کبھی حوری سے ... بہشت

ہان ای ذوق ... قربان کہ ... محبت کی
مارا ... اوسکو ... آیا ... طلب آیا

... کیا کام ... — چمک جانا ہی کافی آتش غم ... ریگا

... — اری احسان ... ہونگا ... ریگا

سارے ... — کہیں ہم کو ملا ... ریگا

... عشق ... — ازل ... اُس ... نام ... کیا ریگا

... گر ... — ... ہوں ... ریگا

... اس ... — ... ریگا

مری ... — ... ریگا

... — ... اشتہار ریگا

... — ... ہون ... ریگا

... کیون ... — ... کیا کام ... ریگا

[illegible]

تری خونی جگر کی خاک پر ہوتا اگر سبزہ — تو مژگاں کیطرح ہوتا سکے ہر اک جوں نوک تر تا
رکاوٹ لگی اس قاتل کیو قتیغ طرح طالع — کہ خنجر ہے مگر وہ ہر رگ کے واں ہوتا

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو ای ذوق اک گھڑی بھر اس
کٹورے کیطرح گھڑیال - کہ غرق آسمان ہوتا

آنکھیں مری تلووں سے وہ ملجا تو اچھا — ہے حسرت پابوس نکلجائے تو اچھا
جو چشم کہ بے نم ہو وہ ہو کور تو بہتر — جو دل کہ ہو بے داغ وہ جلجا تو اچھا
بیمار محبت نے لیا تیرے سنبھالا — لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جا تو اچھا
ہو تجھ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے — لینے کو خبر اسکی اجل جائے تو اچھا
پہنچے دل انسان کو نہ وہ لفظ ہے ظالم — اژدر کوئی انسان کو نگل جا تو اچھا
اگرچہ ہے مرے تن خشک کو عرفاں — اکڑی کیطرح یا الٰہی گل جا تو اچھا
ماتھے پہ مرے ہے اک حسن کا محل — لیکن یہ محل مار ہے ل جائے تو اچھا
وحشت سے تری تار نفس سینے میں پھیر — کانٹا سا اٹک کر وہ نکل جائے تو اچھا
یاں کچھ تو ہو حاصل ثمر نخل محبت — سینہ پہ پھپھولوں جو پھل جا تو اچھا
دل گر کے اٹھے سر راہ و تھنیٰ کا نہیں — پر گرنے سے پہلے ہی سنبھل جا تو اچھا
وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر — اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جا تو اچھا

بعد مردن بھی خیال تبسم قاتل ہی رہا | سبزۂ تربت مرا واقف الالان ہی رہا
میں پریشاں عاشق ژولیدہ مویاں ہی رہا | چاک بر پیرہن میرے عشق پیچاں ہی رہا
پستۂ قندی ہی کام عیر میں وہ لعل | پر مر جھتی نہیں تو تنگ زیر دندان ہی رہا
شہد سا کہم کو نہ مضمون ان لبان کا | با تمنا پیا فکر میں زیر زنخدان ہی رہا
جاہل منکر نہ آسکے راہ پر پیغمبر سے بھی | جہل سے بوجہل ایسا نا مسلمان ہی رہا
پالون کب نکلے رکاب حلقۂ زنجیر سے | توسن وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا
کب لباس نو میں چھپتے ہیں وہ شمشیر | خانۂ فانوس میں بھی شعلہ عریان ہی رہا
آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے | کتنا طوطی کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا
جلوہ ای قاتل اگر تیرا نہیں شمشیر پر | دیدۂ بسمل نے کیا دیکھا کہ حیران ہی رہا
حلقۂ گیسو میں دیکھی اسکے رخساروں کی تاب | شب یہ ہالہ نشین مہ در گریبان ہی رہا
مدتوں دل اور پیکان تو ل سینے میں رہا | آخرش دل بہ گیا خون ہو کے پیکان ہی رہا
سکو دیکھا اس سوا اور اوسکو دیکھا جو | وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا
آگے گر لعین ہیں بستی میں دل اب پھر | ملک دل اپنا ہمیشہ کا قبرستان ہی رہا
مجھ سا وحشی سے لگا گویا برگ گل | وہ رہا آغوش میں لیکن گریزان ہی رہا
دین و ایمان ڈھونڈھتا ہے ذوق کیا اس | اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

ہوا نہ بہر صلہ جب سے ... غم کا
اگر یہ عید کا اک دن تو عشرہ ہو محرم کا

تری عاشق کو ... آنا ہو ماتم کا
مسلماں کو لگے جس طرح شیریں شربت زمزم کا

سر سنگ ملامت ... کوئی نکلے لگا لی
کمند گردن دل ہو جو حلقہ زلف پرخم کا

ترے ... ستارہ کا پڑے گر عکس
کرے ... قطرہ شبنم کا

سپیدی ... زخم اس تیغ تبسم
کہاں کھلا ہو بخیہ سوزن عیسی مریم کا

دل ... اسکے ... کا
بس اب ہر دن لحد میں بھی ہو عالم چاہ زمزم کا

نراش سینہ میں اک وہ گیا ہو لوٹ کر یا
غلط ہے جو سمجھیں ہیں کہ ... مرہم کا

اگر آتش مزاجوں کو ... ہو خاکساروں
تعجب کیا کہ ابلیس لعیں دشمن ہو آدم کا

خط اسکا وصل کی دولت کا پیغام ...
لگا ... اکسیر اعظم کا

شہید ای ذوق سینہ میں ہوئی ہیں حسرتیں لاکھوں
مری حواہ ہے گویا وہ ہے اک نخل ماتم کا

گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا
ہر کس لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

کیا جانے تیغ عشق کی لذت کو بوالہوس
کوچوں میں ... خلق ... مل گیا

گر ... دیا ...
... پلید ... مل گیا

دکھلا کے ... فلک ...
اس ... ہوش کے ... مل

چھوڑتا ناہاتھ سے ہرگز کبھی دل شوق
دامن برق اگر دامن حائل ہوتا

چین پیشانی اگر تیری ہوتی زنجیر
نالہ دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا

کرتا بیمار محبت کا جو علاج
ایسا وقت ہوتا کہ جینا اسے مشکل ہوتا

ذبح ہونے کا مزا جانتا گر یہ مجرم
رکھکے خنجر پہ گلو آپ وہ بسمل ہوتا

گر سیہ بخت ہی ہوتا تھا نصیبوں میں
رلت ہوتا تری رخسار پہ تل ہوتا

آتا کیونکر صبر سے کعبان رکھکر
جذبہ شوق زلیخا جو یہ کامل ہوتا

موت نے کر دیا ناچار وگر نہ انسان
دیکھ وہ خود بین کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

آب آئینہ بھی ہے نہاں اغیار
ورنہ ان کون تھا جو غیری دل ہوتا

دل گرد تو سکی اگر جا کہ چمن میں ہوا
لو جہاں پہ نکلے ہو غنچہ دہان دل ہوتا

سینہ صبح میں ہو اختر اگر تو ہے تو کیا
ایک دل ہوتا مگر درد کے قابل ہوتا

ہوتی گر عقدہ کشائی نہ ید اللہ کے ہاتھ
ذوق حل کیونکہ مرا عقدہ مشکل ہوتا

جو شہ رگ بستہ گج و ماتم کا بیان خود ہوتا
نور ایمان نہ زردہ ہوتی نہ فلک ہوتا

کسی رنج کشتہ کو دیتا تو کچھ اسکو ہوتا
دل غضب کا شاکی کا فرجرا الہی ہوتا

تری بزم میں گو جلتا کہ تجھے بھی بو ہوتا
جو لکھے تھا دل کو تو بلا سے ہو دیتا

ساتھ آئے ہیں ہم سایہ کی بابید لیکن	اسیر بھی جدا ہیں کہ لپٹا نہیں آتا
دل مانگتا ہے سنتا ور یہ بھر اُسکا تقاضا	کچھ قرض تو نہیں دیا یہ تمھارا نہیں آتا
جاتی ہے زلفون کی لٹک واسطے پیار	افسوس کچھ ایسا ہیں لٹکا نہیں آتا
آئے تو کہاں جانا ہی ہو کوئی جا	جب تک نہیں آتا اُسے عصہ نہیں آتا

قسمت ہی سے ناچار ہوں اے ذوق ورنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

سنتا ہے آہ کو دل بھی مع پیکان نکل آیا	تھا کام تو مشکل مگر آسان نکل آیا
نسبت ہم نے تجھ سے جو کیا تو یہ کا ساتی	مغرب سے سحر مہر درخشان نکل آیا
عصمت تھی کیا شوکا لکت یوسف کنعان	دریا سے مقفل عزیزان نکل آیا
کھا کو جیئے قاتل میں شہادت کا فتنہ	اکھوڑا ہو کہاں گنج شہیدان نکل آیا

مطلع

پھر ایک سے قول آشنائی کا جھوٹا	وہ کا فریب ساری خدائی کا جھوٹا
نہ منہ ڈال خار آبلے میں کہ ہوگا	یہ ساغر ہے کہربائی کا جھوٹا
مجھے نعمت خلد سے بھی ہے سبب	تر سے در پہ ٹکڑا گدائی کا جھوٹا
رسائی ہوئی جب کہ اس تک کسی	ہوا ہاتھ اپنی رسائی کا جھوٹا

مطلع

حسرت ہے زندگی میں زمانہ شباب کا
سیری سے پہلے لگ رہے ہونا عذاب کا

ناسخ

ہم جب ہنر پا حصول اور کرم بھر نہ پایا
گر اک کی شہر میں یوسف لو بنیا انگا

وہ گھر ہوا سا کبھی شیشے ہو دیکر قدم پایا
تر گھرا ہو کے کلکے سیرا کا سر رہ پایا

خسرو

زاہد شراب پینے کا فتویٰ ایں کیوں لیا
کہ اڈر کر چلو نئی میں ایمان سا گیا

ناسخ

کیا کہیں آس کو جو اہم نہ بادہ جا
کا انکر بولیا یہ مدہ محکوم القضا

وہ ارادہ ہے ہماری ارادہ جاتا
گر پڑا الول قاضی کا پیادہ دا آتا

مطلع

ہر دو پیکان کا ہو ٹکڑا اک سیری ٹکڑا
ٹکڑا ہے چاند کا ٹکڑا اک بری کا ٹکڑا

ناسخ

یا ٹک کہ دو روز نامہ ہو ہر دو دلیر کا
جیسے کہ سے لڑائی ہو وہ آدمی ہیں

جھا ہے لیس یا نیا شکار کیسے پہ کبھی شیر کا
کانٹا ہو گھر میں ساہی کا یا پھول کیسر کا

[illegible]

ردیف بای موحده

پی بھی ساقی ذوق [illegible] جام شراب
اب ہو تو ہو [illegible] دل [illegible] جام شراب

اب [illegible] ہو کی [illegible] جام شراب
[illegible] حال [illegible] جام شراب

[illegible] مستی میں [illegible] جام شراب
[illegible] حال [illegible] جام شراب

بار گشت [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] جام شراب

[illegible]
[illegible] جام شراب

[illegible]
[illegible] جام شراب

[illegible]
اگر [illegible] جام شراب

رات [illegible] ساقی [illegible]
حسن [illegible] جام شراب

[illegible] دل [illegible]
[illegible] جام شراب

دل [illegible]
[illegible] جام شراب

ساقی [illegible]
[illegible] جام شراب

[illegible]
[illegible]

[illegible] گذر رہا [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

دل سلگتا ہے حسنکدہ شرک تھا تھا	ہم ہوئے لعل کس ہوس سنت کی [illegible]
واسطے لعل وقاتل ہے کہ [illegible]	اور ہما [illegible] کیا [illegible]
وہ مبارک ہے عمر کو سستی ہے [illegible]	[illegible]
[illegible] ہمیں مثل	ہوس کھلو اگر [illegible] کی
نہ گئی ہے عشق [illegible]	ہم ہے ہم کی [illegible]
ہر کہ دل [illegible] روتا ہوں	الٹا ہی آفت [illegible] کی
[illegible]	دیکھی [illegible]
[illegible]	بیاں کر اں ہے [illegible]

[illegible] حال [illegible] دار
[illegible] دل ہوا ذوق وحشت کی [illegible]

[illegible]	حرام ہے [illegible] حرام [illegible]
[illegible] مبارک [illegible]	[illegible] تمام تر [illegible]

[illegible] یا کہ ذوق [illegible]
[illegible] اس [illegible]

اس [illegible] دل کو [illegible]	ورد اسرار الٰہی [illegible]

[illegible]

سمسہ سیر ہوئی ... ایسا تیغ نگاہ کے
ڈر ہے یہی کہ ایسا نہو بعد مرگ بھی

دکھلاتی وہ کبھی نہیں آئینہ دار تیغ
لگے ہوتے رہیں سے دل بیقرار تیغ

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت

ردیف جیم تازی

بیمار عشق کا ہو سے تجھ سے ہوا علاج
کہا ای طبیب تو ہی کہ پھر تیرا کیا علاج

ردیف جیم فارسی

وہ وصل میں ہے یاد گیسو ڈالی خبر
لے گیا خط وقت لکھو سو گرد اسکے پیچ

ردیف حا حطی

فرقت کی رات حی جگے تھم زبان صبح
ہوگی اذان گور ہماری اذان صبح

تیر او ر ہی سراج ... اسمان صبح
آنکھیں ہیں تیری ... حق کشتی صبح

اسکندری تمام کو ناقوس ... سکیے
مسجد ہے ... رہی ... حول صبح

رلیش سفید شیخ میں ہے طلعت ...
اس کا رجا ملی ہے لگا کمان صبح

ایضاً

ٹھہری رہ وہ سکے آپکی یاں کل حا صلاح
ای جاں بر لب آمدہ اب تیری کیا صلاح

ردیف قاف معجمہ

اشعار متفرقہ

رہتی ہے گشتہ ... ازہر لب پہ ہنا	آخر کو زیر آرہ کٹتی ہے گرگدل کی شاخ

اشعار مجموع

کہتی تھی چوب دستہ ... ایکدن	سوکھی کی نخل آرزو میں اسکی شاخ
بہار چشم و ابر آہ سے نگاہ لو	شاخیں بھی گر لگائیں لیکر ہر ایک کی شاخ
ہر بید کی گرہ ... گھڑی	ٹوٹی کمان دل سر ناوک فگن کی شاخ
اک ٹپ ملا یا ہر زاہدان اعتنا	ہے یہ بھی اسکی ... کی شاخ
آتش ... سارا ور ...	ڈالے ہو سایہ نعش پہ اس ... کی تاج
تاج ماتم کوئی ... انکائے	الیسی ... لگی اس دہر کی سانپ

اشعار قصیدہ

کلکو ... قدم صبا	مارے ... نہال چمن کی شاخ
کردی ... نونہال ...	پروین کا خوشہ گاو سپہر کی شاخ

ردیف دال مہملہ

کیا اسکے ... آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد	سینے میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد
کیا روکا ... کہ لگ گئی	پھر وہ بھی آنسوؤں کی جھڑی دو گھڑی کے بعد
آنول گھڑی اگر وہ ملازم ہوئے تو کیا	گر بیٹھیں پھر اک گھڑی دو گھڑی کے بعد

ردیف دال مہملہ

سینہ صافوں کو رہا گرمی [illegible] | [illegible] سے سرمہ آتش کا کاسہ
ورق چشم ہو گو صحیفۂ آشوب سو | سرمہ چشم [illegible] بدن کا کاسہ
یوں اسیران [illegible] تنگ کی پنچھی [illegible] | [illegible] شیشہ [illegible] دل کا کاسہ
ظاہرا گنا اوسے ہو [illegible] دور [illegible] | [illegible] لباس [illegible] کا کاسہ
[illegible] نے اوسکی گواہی دی ہے | [illegible] سادہ [illegible] کا کاسہ
نہر وہ کرامات [illegible] | [illegible] سے [illegible] اوسکے [illegible] کا

ذوق دل سوختہ دیواں سے مجھے ایسا کیا ہے کہ
متصل سینے گرمی [illegible] کا کاسہ

ردیف رای مہملہ

[illegible] دلستان تھا [illegible] | [illegible] میں [illegible]
پھر آیا [illegible] ادھر کو [illegible] | [illegible] سر [illegible]
وہ چشم [illegible] نظر [illegible] | [illegible] جگر [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] حسن [illegible] | [illegible] مسلمان [illegible]

کہیں فلک سر نہ ہو جائے چاند جھومر کا
کہ دور آئیو سینے سے یہ سر چڑھکر

ترا مکاں تو کیا لامکاں کو دیں
اے روصل ایں ہم بام عرش پہ چڑھکر

جو مار کے لعل کو اور کرے ای عیسے کو
ای سایہ کو اور اس پر چڑھکر

ہماری خاک یہ برباد ہو ذوق فتنہ ستم
سمند یار پہ کول آیا فتنہ گر چڑھکر

جان ہوا یوں ہوئی اس خاک کا بوسہ لیکر
جیسے اوڑ جائے ہیں کوئی گنگا

تیرا بیمار سنبھلا جو سنبھالا لیکر
جیسکی ہی پیا دم کہ سہا لیکر

شرط ہمت نہیں مجرم ہو گرفتار سے آ
تو لے گیا پہوڑا اگر چھوڑ ہیگا دلا لیکر

ذبح کرنے کو سر سے پوچھے ہو گیا پر
تم ہمری پھیر کہی دو بام حدا کا لیکر

کھینچی ہو قیامت کھی یہ آئیو دو
تیری رہ ملکی پا میں تیا لیکر

مجھسا مشتاق جمال ایک پاو گے کہاں
گریہ ڈھونڈھوگے چراغ رخ زیبا لیکر

جسے یہ دیکھا سو خط میں کیں پہیرا تیا
پھیر گیا نامہ بر یار سے اولٹا پالیکر

رہ گیا ایسا سا سہمے لیکے وہ آئینہ رو
تیری تصویر کو لو سب جو دیکھا لیکر

وان سے یاں آئے کہلے ہو ذوق تو کیا لائے ہو
یاں سے تو جائیں گے ہم لاکھ تمنا لیکر

[illegible]

ذوق [illegible]

انتخاب غزلیات [illegible]

[illegible]

میں وہ ہوا اک نام جب دنیا میں تمام
رہ گیا اس ہستی قدر ہے حکایت ان چھوڑ کر

سایہ سرو چمن تجھ بن ذرا ماند ہے
سانپ پالی میں لہو سے سرا مار چھوڑ کر

[illegible] آ دلیں قرار [illegible]
[illegible] نکلیں ہمیں کسب [illegible] چھوڑ کر

اہل جوہر [illegible] دیا گ [illegible]
لعل کو ان [illegible] آیا جہاں چھوڑ کر

مشوق ہوا سو ہی طرز عشاق کر
[illegible] قلیا [illegible]

دل تو گئے آگے گا [illegible]
باغ ہی [illegible] ہوں [illegible] چھوڑ کر

[illegible] کہتے [illegible]
[illegible] گھر بار سے [illegible] چھوڑ کر

وصل [illegible] کو دیتا ہو [illegible]
[illegible] ان کر [illegible] قرآن چھوڑ کر

ان دنوں کرچہ دکن میں ہے بڑی قدر سخن
کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھوڑ کر

اہل ہو [illegible] دور [illegible]
پر وانہ ہوں چراغ سے دور [illegible]

کیا [illegible] کم [illegible]
[illegible] سراغ سے دور [illegible]

کہ اس مرغ ناتواں [illegible] حسرت [illegible]
مرغان کوہ دراج سے دور [illegible]

ساقی [illegible]
[illegible] یار سے دور [illegible]

[illegible] مرغ [illegible]
اس طرح ہوش [illegible] دور [illegible]

[illegible]

[illegible diagonal margin verses]

ذوق کیونکر ہو اپنا دیوان جمع
کہ نہیں خاطر پریشان جمع

ردیف عین مہملہ

ردیف قاف

ردیف کاف تازی

دیوان ذوق

مطلع

چمن سے بعد ہے سیرین و قاف قفس	قفس میں بند ہیں ہم شکل قاف [illegible]

ردیف صاد مہملہ

ہنر ہے سب بیچ بھی ہیں اسلام میں خاص	کہ جہاں عام ہوتا ہو وہاں عام میں خاص
ساغر دل کی تو واقف ہے کیفیت سے	دیکھ عکس رخ ساقی ہے اسی جام میں خاص
خضر تاب ہیں کہ ہے چشمۂ حیوان جس	ہو گئی خاصیت اسکی اسے [illegible] میں خاص
تیغ صد اخت ہیں مردیکہ خدا حافظ	حذاقی اسکے ہیں صدمۂ صمصام میں خاص
کام آسے ہی عاشق کا تری ناکامی	کہ ناتوانی لگا اسکو اسی کام میں خاص
عشق کا جوش ہو تا کہ جوانی کے دن	پیرہن کہ [illegible] ہیں ایام میں خاص

ذوق ادوار الٰہی ہیں سب اہم اعظم
اسکے ہر نام میں ہے رتبہ اک نام میں خاص

ردیف ضاد معجمہ

پر کسی نے کو جو صبا وصل نے چاہی معراض	ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض
جو ہر وہی نہیں کسکو ہوس قطع و برید	ناخن شستہ ہے خنجر دم ماہی مقراض
شکل کترتی ہیں ہر ارہ رنگ ترے کا فر	ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض

[illegible diagonal margin verses]

مطلع

مصرع [illegible] یکدل ہوا ایک سوا ایک	دل [illegible] دو سرو ہیں وہ بھی اکیلے [illegible]

ردیف لام

[illegible] حلقۂ گیسو تا مدار ہیں دل	بلا [illegible] [illegible] [illegible]
بلبل ہیں جب مرا دل بلبل کا دشمن ہو	نہ ایسا ہو کسی [illegible] [illegible]
نکل [illegible] دم اضطراب [illegible]	[illegible] کہیں آہ [illegible] یار ہیں دل
[illegible] ورن [illegible] کو کب چشم براہ	اگر نہیں کسی ہوش کا استغنا [illegible]
ترا سنگار بھی ہو وہ بلا کہ جا [illegible]	[illegible] زلف سلسلے کے تار [illegible] دل
اور [illegible] شل [illegible] ہو [illegible]	رہا اگر یوں ہی گرم [illegible] ہزار ہیں دل
[illegible] پیکان [illegible]	نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل
[illegible] رنگ [illegible]	ہوس [illegible] ہوا [illegible] ہزار دل
[illegible] نو روز اور کے دل [illegible]	ہزار دل [illegible] قطار میں دل
ہزاروں دشمن جان ہیں ایک [illegible]	[illegible] پوچھو [illegible]
[illegible] جلا [illegible]	[illegible]
[illegible] میرے [illegible] دل	[illegible]

[illegible]

بکاں تو دل [illegible] | آ [illegible]

ردیف [illegible]

باز [illegible] جان میں [illegible] | اے [illegible] زلف [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | سرگرم [illegible] عشق [illegible]
[illegible] | [illegible] خط [illegible]
[illegible] صورت [illegible] | آ [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم نوشتہ تجھ سا کل جو صبا [illegible] د
ذوق آہ وہ کیون ہو سکے [illegible]

ردیف نون

سمجھا روز عید شب غم سے کم نہیں
رہا ہم شراب [illegible] سے کم نہیں

دنیا ہے [illegible] نشانا
[illegible] پاس جام [illegible] کم نہیں

[illegible]
کچھ دشت شاہ [illegible] سے کم نہیں

[illegible] لگا تک لا کرون
ای خزان [illegible] سے کم نہیں

[illegible]
دل کی [illegible] بھی [illegible] سے کم

[illegible] آخرت
[illegible] کم نہیں

ساقی [illegible] ہزار فلاطون [illegible]
[illegible] آدم سے کم نہیں

اس دور [illegible] کا [illegible]
لیلیٰ [illegible]

سودا [illegible]
[illegible] سے کم نہیں

[illegible] تیری [illegible]
[illegible] سے کم نہیں

اے ذوق کسکو [illegible]
[illegible] سے کم نہیں

[illegible]

[illegible]

سمجھو کر کرتے ہو [illegible] کو [illegible] ہیں
[illegible] ہم اس [illegible] ہیں
[illegible] عشق کی [illegible] جنوں [illegible] ہیں
عارضی [illegible] قیامت [illegible] ہیں
[illegible]

میں [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ورق [illegible] داغ عشق
ہم [illegible] ذوق عشق کا دعوی [illegible] ہیں

ہم [illegible] کا [illegible] کا [illegible] ہیں
[illegible] وقت سلام [illegible]
[illegible] انتقام [illegible]
تو [illegible] دام [illegible] دام [illegible]
[illegible] کا سلام [illegible]
[illegible] کا نام [illegible]
[illegible] دل [illegible] نام لیتے ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]

ذوق

[illegible]

[illegible]

[illegible]	اصطلاح جانتے ہیں لکھا یا کہ اس آئینہ کا
پھر تا ہے [illegible]	[illegible] ماہیت تا ہو دست روشن آئینہ
سمت جان لالے [illegible]	[illegible] آلہ [illegible] ہوا [illegible] آئینہ
اسے بھی گریہ سو [illegible]	گر [illegible] آئینہ
الماس [illegible] میں [illegible]	[illegible] آئینہ
دیکھتا آئینہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

تمت [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنتے ہیں اسکو چھیڑ چھیڑ کے ہم — کس مزے سے عتاب کی باتیں
دیکھا اسے دل سے تیرا قصۂ زلف — کہ رہی پیچ و تاب کی باتیں

ذکر کیا جوش عشق میں اے ذوق
ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں

ہے جی میں اس مژہ کے ہر نوک کو توڑ دوں — اسکے خیال نگہ ترکو توڑ دوں
میں کار دل ہمارا کو جگر کو تار اس کو — ہر کیوں نہ عمر سوخت کار کو توڑ دوں
کیا دور جام ہم پی ہے دور — گر چاک پیرہن ہے تو میں ساغر کو توڑ دوں
راہ وصول میں ہمارا اٹھاؤں جو زیر پا — یا سر رقیق و ہم تن سر کو توڑ دوں
کیا قسمی پہلو کرم سے سو — یا لب جھکاؤں شعلۂ تر در کو توڑ دوں
ساقی اٹھا بیڑا ہم ری یا آشنائی — یا ہم اٹھا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں
اے جان نا مراد اسکے اٹھا دھری لا — کشتی سہارا پڑو دل لنگر کو توڑ دوں
دم سوچ تیغ کو دل سے دور — کشتی دوست و مائی ماور کو توڑ دوں
بارک کا سیال عمری توڑیں وکاد — پیر شیدہ ملا مہ بت پتھر کو توڑ دوں

پھر اس مژہ کو یاد کر اے لو ولس ذوق
لسشتر کی کیا سلسلہ کو توڑ دوں

[illegible]

ناسخ

[illegible]

ہم ما سوا اسا ... سے کم نہیں | ... شور العیاس ... [illegible]

اگر ا ... دلکو یاں کر ... [illegible] | ... ہو نگاہ ... [illegible]

... لو سا ... [illegible] ... آیا | گر ... [illegible]

... [illegible] | گر ... [illegible]

... [illegible] | اور ... [illegible]

... [illegible] ... لا لا ... | ... [illegible]

غزل

کہ ... [illegible] ... آسمانی ... | کہ تیشے ... کوئی ... [illegible]

... [illegible] | ... [illegible]

... [illegible] ... اسا | ... رنگ گل نیلو فر ... [illegible]

... [illegible] | ... کہاں ... [illegible]

... [illegible] | سیاہ پوش ... ماتم ... [illegible]

... [illegible] | پھر ... [illegible]

... کو دیکھ ... [illegible] | ... کہاں ... [illegible]

[illegible]

تاتمام

خط ... اور بھی وہ ... وثنا ... | کیا ... کہہ ... کیا ...
ان ... لاکھ ... اصطراب ... | وال ... ہر ... جواب ...

باده ... ذوق ... سر ...
کی ... شمار ...

تاتمام

اگلی دل ... قاتل کو ... | جان ... دل ... ایمان ... دل ...
چار ٹکڑے کر ... | ... کو ... دو ...

تاتمام

... پھر ... کی ... دلمیں | اتنے ... میں ... لمیں
... ہمارے ... لمیں | ... تھا کوئی ... ہو ...

تاتمام

[illegible]

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

[illegible]

مطلع

وسمہ ابروئے یار ... تیری ... [illegible]

مطلع

وسا لہسی سرمہ کی . ہوا تیری ہی اکھیاں | کہ نہیں کچھ سیہ ماں ہرن کی اکھیاں

مطلع

مری بالوں جیسے پری رخ ہوش الحان باتیں | صد اطوطی کی سنا کوں ہے ندا رہنا ہیں

مطلع

سینہ و دل سو مرے زخم جگر سینتے ہیں | ہستے دو چارہ گر دیتے ہی نگر لستی ہیں

مطلع

صوفی ہو کہ ہو یکسن قائل مرد و لون باہم | یہ مدہوش شربت عاشق مردہ لول باہم

مطلع

مر گئے پر بھی تغافل ہی رہا آپ میں | سو فاپو چھے ہی گیا ... بیٹھ چاہیں

شعر

میں ہوں وہ جگر جوالی ماتا مدہوا | گرد دل بنی لون عشق اور ... الوسا

شعر

کہتی ہو یاہی مریاں کہ دیران قصا | داغ دیتی ہیں سے جسکو دم دیتی ہیں

مطلع

ردیف واو

[illegible]

بستگی دل کو ہی اس گرہ زلف کے ساتھ
ہم وہ مجنوں ہیں کہ گر رام ہو کسطرح
کس ہی تہ سرورستی مو ہماری جوں زلف
بھاگا نام تو جوں نقش قدم چھوڑ گیا
اور ہمدرد کہاں ہو ہوای سر دل
پھینک کر شیشہ دل ہاتھ سے کہتا ہو وہ
اثر کفر سے طاعت سے کبھی ای پیدا
نکل جو ماکیطرح ماتم معشوق میں ملا
ایکدم تنگ وہ آ گئے مجھے لعل میں سیر
ہی ہی گیا جان کہ جان ابھی نکلی باقی
آن پہونچی سر گرداب فنا کشتی عمر
ہو سکا لا غری ضعف کہاں تک شوق
ہم گئے جسکی طرف جوں گل بازی تحفہ
رشک تھا ایک نوشتے میں کہ اس نے خط
ہر قدم پاؤں میں سر رکھتی ہی خار سر دشت

کیا ہے مجھے بس کھایا یہ ہما ہمکو
بھاگ گئے ہو وہی سر دیکھ کے صحرا ہمکو
کہ شکستوں سے بنایا ہو سراپا ہمکو
ساتھ گم ہو گیا ڈھونڈھ تھا ہمکو
درد اس دل کو ہمارا ہو ہمارا ہمکو
کیا سایا بھا تھیلی کا پھیولا ہمکو
بعض آنکھوں کا ہی پتا نہ ملا ہمکو
کثرت زخم سے اک چلت رہا ہمکو
عمر دوری میں گیا سنگ ہو گیا کہا ہمکو
ہو لب جو لطفے ترے آنے کا کھٹکا ہمکو
ہر نفس باد مخالف کا ہی جھونکا ہمکو
تری جانب سے پروانہ ہی اعضا ہمکو
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہمکو
خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہمکو
ای جنوں تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہمکو

[illegible]

ہر دو ہی جنبش اسا ی جراءت نے قتیل | کس لب تیغ کر تو سی کا ہے لگا ہمکو

ہم وہ ہیں گرم رو راہ وفا ہو کر شہید | سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو

نالِ سرمہ کا نہیں جائے پیر پا تیں کو | اس سوختہ جی ایا اہی رہا ہمکو

یہ تو یوں مضطرب اور سیں الگ کر رو رہے | دل لگا رہا نظر آتا ہیں اصلا ہمکو

ٹیکا مژگاں سے لہو ہو کے بکر آخر کو | ایک مدت سی ٹیکے کا ڈر رہا ہمکو

حظ تو اوم سی لکھو کر کے تاریخ وفا | کہ رہی وصل کی تا مرگ تمنا ہمکو

کوں مطلع دہ تھا جاک سر کو میرے تیرا | ہوا سشت السنتر کی مرہ آیا ہمکو

کی آواز سے ہو ل دو گانے سنوں کی گھڑی | وہ مخمس سے لے دیا سلسلہ ابا ہمکو

اک حلاوت سے ادا تمیں ہم ہیں ظالم | کہ اگر زہر بھی دیتا ہے تو میٹھا ہمکو

دیکھا آخر کو ہ ٹھوڑی کی طرح عشوں | ہم بھری بیٹھے تھی کیوں آئی جھٹکا ہمکو

سکے ہو جاتے عرق ہر نفس ہو سی بکا | ہے ہو ئے کس لئے گیا مرحوا سا ہمکو

مسفر ہو سکا کوئی کیوں اسا لیکن | بہا دو رو کیا لیے کیا تا لبِ دریا ہمکو

ہم وہ ہیں رہے کہ اس عالم سے بار ہو کر | اس مہا لئے سے ہوں ڈیا ہمکو

سنگدل تیں دل اب میں بھی ہمدر دی | ہے سوم ہیں مری آ پکا سو دشتی کا ہمکو

تو ہستی سے کہہ مرتے ہیں اہم کی تمیر | ما ہی خ اس لیے کا اس رشک سے ہوا یہ ہمکو

قطعہ

[illegible]

[illegible]

جو سوتی بھڑ کو باعث تو غا جگا کے
مر جائیگا جو تیر اگر فتار دام راہ
یہ گیا ہے دہر نہیں سرل فراغ

دروازہ گھر کا اس نے دیا کھول
ترت پہ اسکی چال کا پائیگا شر تو
غافل ہے پانوں حرص کے پھیلا دے کیا تو

آوارگی سے کو ہے ہاتھ اٹھا
اے ذوق یہ اٹھا ... کیا تو

ہوتا ہی کچھ علاج درد و وفا تو
ہو تو ہوا آباد کر ملک خراب اے دل
کہتی ہیں شور یار سے کو وہ انتہیم یا
گر تر ہے ہوا آگ میں مروا سا گرم
اظہار یار میں وحشیم ہو جاوی ید
آدمیت ہو بالا آدمی کا مرتبہ
اے رہا پیر میں آ ما کبھی الست کا نام

عمل میں بہت ہی ہما اصل محبت ہو تو
ق بہار نگر اگر دیا سی عمارت ہو تو
ترک مستو کی جو خواب غفلت ہو تو
آدمی ہے کیا سو لیکن محبت ہو تو
مردمک اس میں کہاں ہو داغ حسرت ہو تو
پست ہے یہ نہوا اور پیسا ہو تو
اٹکا مکتوب کمین کچھ رحم کتا ہو تو

آج اک بگڑی ہوئی تھی بیکدے ہیں ہم سے
ذوق یہ پیری ہو سار فضیلت ہو تو

تمام ہیں کہ امداد دل کو نہیں کا صلہ ہو کہ مرد ولق ہو

اے قاتل ہلاک بہ پردہ سے اک شعلۂ دل جو سرکشش ہو
تو روشن حلقہ سلیب سے اپنے دیکھ تنور آتش ہو

ہو تیرا سینہ رو صبح ہجران محو سے رشتۂ مہوش
وہ کھینچوں آہ کہ خور بھی پنہاں زیر دود آتش ہو

لبریز شراب ناز دکھا تو ساغر چشم کا فتنہ کو
تا زاہد پاک ملوث ہو تا صوفی دل کش سے کش ہو

ہم وہ وہ رستم دل پر تیرے کرتے ہو دکھلانے کو
پر پرسش تیغ ناز سے اپنے دل بین کر لے عشق ہو

دل محل میں قدسے جون زکریا چھپ کر چشم کا فر سے
اب آرہ جنبش ابرو سے کچھ مکر سے تیرے آشنا کش ہو

لبیک واوان ناقوس چرخ یا خستہ قاتل نالہ سے
دل کھینچے مین بان کوئی ہو پر ایک نوا کی دل کش ہو

س تیرے آگے آرایش دشمن جان ہو عاشق کی
محراب طاق کمان بنجا سے دستہ نرگس ترکش ہو

ناسد نمکدان صبح رہ انجم حق دنیا پاس خاطر
تا جگر زخم حسرت اپنا ہجر کی راتوں کش ہو

ناسخ

بنے جو ... کرو ... صف مژگان	سمجھو ... دلوار ...

ناسخ

اثر ہو وہ مری وحشت کا ...	نگین ... نام ... اگر ...
ترا مجنون ... دشت ... آتش قدم ...	جلا دو ... پا کر خار مژگان ...
سمجھائے حق تعالی اس ...	کہ جوں ... حسن ... کو ...
رہائی قتل ... ہو گر ہم اسیر ...	روانی ... کی پاسبانی ...
دلوں ... آشنا کو ...	تو آہن ... کیوں ... دریا ...

ناسخ

کو ... کیا ... لے کو	کہ ... سر اٹھا ... کو
فصد ... کا ... اٹھی	چوم کر ... آ ... کو
تو ... عشق ...	... اور اسکو

ناسخ

... لاغر ... اس ... بیمار ...	... کیا ... طوق گردن ...
زیادہ ... تیری ...	بالوں کی سفیدی ...
... لاتی ہے عدم ...	لپیٹ کر مثل طوق ... گرد ...

کتنے پانی میں ہیں فواری بھلادیں تو		ا) یاری مری مژگان کی ذرا دیکھیں تو
	مطلع	
ملکر ان کو اوٹھاوگے نہ ہاتھ سے گراؤ		جلتا ہی نمک تم مرے زخموں پہ کھاؤ
	مطلع	
ولگا کے سکے ہنستے ہنستے شادی مرگ ہوگئی		مرے بیارکو آسینے جانے کی تمنا ہو
	مطلع	
اگر تیرے عدو کو عرفی تو جلاؤ اسکو		جیح خدی ہے کوئی صدمہ دلادو اسکو
	مطلع	
آیا وہ تا صبا گھر اسکے شانہ ہیڈ ہیکو		حمر کہ نبات فلق کی تو ہمہ ولی بیار ہکو
	مطلع	
ولب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکرانے ہو		۶ مت تم نیار کا وٹ ہو ہو ہمسا نے ہو

ردیف ہای ہوز

تو لطف نہیں کرتا ہی ستم اور زیادہ		مرتے ہیں ترے بیار سے ہم اور زیادہ
قیمت نہیں بڑھو دل کے درم اور زیادہ		دہن کیونکہ نہ وہ داغ الم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ علم اور زیادہ		ساتھ لیے ہوا فوج الم اور زیادہ

قطعہ

ہے یہ روغن نہ دیا سب گھر گریہ میں آتش ہم | بھڑکے ہے جو یونہی آتش غم اور زیادہ
نکہت ریحان کا دماغ اب ہے تجھے | آتا ہے جو مرا ناک میں دم اور زیادہ
جو بیٹھ گئے یاں پا ہے ہاتھ سے انگشت | رو کئیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ
ہے نیزہ سر خار سے نکلا سر صحرا | کچھ توسن وحشت کا قدم اور زیادہ
صد دل عاشق میں مصروف کا [illegible] | بیکوف ہیں اے صید حرم اور زیادہ
گر سر پہ گرے خاک خدا یا نکو [illegible] | سوجھیں اسے پھر لوح و قلم اور زیادہ
[illegible] خوشتر [illegible] نہ کوئی کہ | ہاں تجھکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
کیا قہر ہے یعنی کہ وہ چاہت ہی [illegible] | اتنا ہی اسے چاہئیے ہم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے [illegible] | کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ
سرشتہ ابھی حرص میں [illegible] | کیا ہوگا جو ہوگی [illegible] اور زیادہ
کہتا ہے مرا شوق جراحت کہ [illegible] | اس تیغ دو دم میں نہیں [illegible] اور زیادہ
کیوں [illegible] کہا [illegible] خدائی میں نہیں اور | مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ
کتنا ہے گلہ [illegible] کے مرے وہ دم [illegible] | اے عشق کا پھر اسکے قدم اور زیادہ

قطعہ

اس عاشق بیچارہ کا ہے اور برا حال | گریہ سے ہے آنکھوں نیہ ورم اور زیادہ

دیوان ذوق

رودر آفتیں نئی ہیں دل پر محن کے ساتھ
جب تک یہ زخم تازہ ہیں زخم کہن کے ساتھ

یاد آگیا ترا قد رعنا جو باغ میں
کیا کیا لپٹ کے روئے ہیں سرو چمن کے ساتھ

وحشی کو ہم نے دیکھا اُس آہوئے نگاہ کا
جنگل میں پھر رہا تھا قلانچیں ہرن کے ساتھ

ناخن نہ دے خدا نے کیے اے پنجۂ جنوں
ٹکڑے ہی اوڑا دوں جسم تو پیرہن کے ساتھ

افسردہ دل کو واسطے کیا چاندنی کا
لپٹا پڑا ہے مردہ سا گویا کفن کے ساتھ

پایا زوال اتنا کہیں رات مہر سے
مرنے پہ آہ سپہر کہن کے ساتھ

اللہ ری لاغری کہ ترے ناتواں کی لعش
اوڑتی پھرے ہے گوشۂ کفن کے ساتھ

دوزخ میں بھی پڑیں تو سپید ہوں گے شمع
آتش میں پیچ و خم ہیں رسن بستن کے ساتھ

گندم پر سینہ چاک فراق بہشت ہیں
آدم کو کیا ہو گی محبت وطن کے ساتھ

اللہ رے تاب حسن کہ اسکا دُربلاق
چشمک زنی کرے ہے سہیل یمن کے ساتھ

وحشت گئی نہ بعد فنا بھی مرا غبار
باتیں کرے ہے سقف سپہر کہن کے ساتھ

تیری بلاکش اژدر دوزخ کو کھینچ لیں
ایک آتشیں کمند دل شعلہ زن کے ساتھ

ممکن نہیں ہے ذوق علائق سے چھوٹنا
جب تک کہ روح کو ہے تعلق بدن کے ساتھ

جنون کو جیب دری کا پہ پینا خوب جلتا ہے
سلوک سینہ سے بھی کچھ تو کرلے جلتے ہاتھ

توبہ توبہ کبھی استغفار سہا
وقت وقت ہی استغفار سہا

ہاتھ اوٹھاؤ عشق کے بیمار سے
کوئی کہا بھی سہے اس آزار سے

اُنس ہے کیا دل میں تیر یار سے
ہے مشتاق زخم بھی سوفار سے

ہے طرز نالہ ہائے زار سے
ٹپکے بلبل کے لہو منقار سے

یون نگہ نکلے ہے چشم یار سے
سنت ہے جان نثار سے

فرش گل بر مجھکو ہجر یار سے
کم نہیں بار رگ گل خار سے

آئینہ اُس مشعلہ رخسار سے
گرم ہے دکان آتش کار سے

بے نصیب اُسکے ہیں گرد دیدار کو
سی دوا آنکھ دی کرتا ہے

مار دیگر سیلی وہ زلف سرخ
دندان دہان ہے

جب جب موج تبسم سے ترے
گل بھرے ہیں ہیں اگر انگار سے

وائے قسمت تلخکامی ہو نصیب
ہمکو اُسکے لعل شکربار سے

کرتا ہو دشت جنون جب کشمکش
ہی اُٹھا ہے نفس کے تار سے

حسن کے میری ماتمی کو وہ کس
جون صدا ار لٹا بار سے

ہی اُس نازک بدن کو بار
گر کر باندھے تار سے

انتظار خیال اُسکا سودا انتہی ہے
پھرتی ہیں اک ناتوان ہم پکار سے

اوٹھ دیکا وہ ناتوان چھوڑ گیا
دیکھ کر میری ... دیوار سے

ہر اک گردش میں سو انداز و ناز فتنہ زا مجھے
فلک کو ہم نے کیا فرقی چشم سرمہ سا مجھے

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
اور اپنے شیشہ دل کو وہ توڑ ان سنگ جفا سمجھے

برائی میں ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے
برا سمجھے برا سمجھیں برا سمجھے برا سمجھے

بھلا ہے نگہ دل آرام جاں مبتلا سمجھے
پڑیں جب تجھ نگہ پر پاس ہم تو کیا سمجھے

وہ ہم سے خاکساروں کو جب اپنا خاک پا سمجھے
ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کیمیا سمجھے

ترے کوچہ میں یوں ہر شب اے عالم سو کیا جائے
مگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے

نسیم صبح گلشن میں کیا آئی جو دم چلنے
ترا بیمار غم تجھ بن سموم جانگزا سمجھے

روان ہو ہوا اس بستاں سے اگر کیا بار
چٹکنے کو صبا غنچہ کی آواز درا سمجھے

تدبیر جست کو میری عجب کیونکہ غافل
اسے بھی آپ کیا میری حکایت نارسا سمجھے

حساب اب اصلاً نہ پوچھو سینۂ دل کے زخموں کا
حساب دوستان در دل اگر وہ دلربا سمجھے

اگر دل کے زخم کا لا چیر کر سکان رہ ہو درد
کہ عاشق اپنے پہلو میں اسکو دل کی جا سمجھے

کرے ہے آہ رسا میری جو سیر عالم بالا
فلک کو بھی یونہیں اک آبلہ سا زیر پا سمجھے

نہ سمجھے ہے زخم دل تدبیر جراح کی کہنہ
انکھیں تاکے نہ سمجھے خندہ دنداں نما سمجھے

محبت سے ذرا گر سوم ہو آمن دل شکستہ کا دل
دل بشکستہ میرا اپنے حق میں ہما سمجھے

عدو آیا ہے لیکر نامہ پر لکھا نصیبوں کا
کری بیگانہ لیکا خط کیا مدعی آشنا سمجھے

سکے ہی جو صدمہ یاکب اہل ہمت کا
نہیں یہ آتنا کہ بھر کاسہ حباب دی
خشک دلونکی اگر مشت خاک وزنجیر
پڑی تو واقعی اکبار آگ اب تبہ دی

یہو نچ رہون گا سر منزل فنا اسے ذوق
مثال نقش قدم کرلے پائمال اب تو وسے

کسے حق پرست زاہد جنت پرست ہی
حور و نپہ مر رہا ہی یہ شہوت پرست ہی
دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہی
آئینہ خاک صاف ہی سورت پرست ہی
درویش ہی وہی جو ریاضت میں چست ہی
تارک نہیں فقیر بھی راحت پرست ہی
جز زلف سوجھتا نہیں عمری دن
خفاش تو نہیں ہی کہ ظلمت پرست ہی
دولت کی رکھ نہ مار سر گنج سے امید
موذی وہ دیگا کیا کہ جو دولت پرست ہی
عنقا نے گم کیا ہی نشان نام کیلیے
گم گشتہ کون کہتا ہی شہرت پرست ہی

یہ ذوق سے کہ پرست ہی یا ہی صنم پرست
کچھ ہی بلا سے ایک محبت پرست ہی

زخم دل پہ کیون نہ مرہم کا استعمال
مشک گرم کا ہی تو کیا نو کا بھی کمال ہی
قبر بن عاشق جو تیرا مضطرب احوال ہی
لوح تربت پر بھی لکھا سوزہ زلزال ہی
ہمنے جانا تھا کہ یان تمہا رخال ہی
لیکن اب یہ کیا سو بدا ہی دل پامال ہی

ہووے دل مظلوم ہمارا کبوترِ شہید دشت بلا

در پہ اسکے تشنہ ہون کا وہ زلف معنبر لشکر ہے

ہوذی زمست کتی کو ایذا کیونکہ یہ دلوین جمع صفا

دشمن بار رحم رسیدہ مور الگ شہد لشکر ہے

کعبہ نو سے جدا ہی رکھے آج کہ جو سستی ابر نہیں

اک اصحاب فیل کا سایہ دو دن ہوا ابر لشکر ہے

من دہ ساہ کشور غم ہون یار و جنگ ساتھ سدا

دوش اشک کی دولت سے جوں ہو سا سمہ لشکر ہے

گر ہجوم یاس مین ہے دل لگا ہجوم حسرت مین

ہمہ یہ مرد بازی پیسہ پیچھے تا لشکر لشکر ہے

حال جسم ما یاں کا مژگان سے ... دیکھو تو

اد ترا اتر یہ گھیلی سے کتنا لے کے سکندر لشکر ہے

ہووے امام برحق پیدا ذوق اگر تو دیکھ ابھی

ہوتا گرد اسلامیون کا جوں سمجھ کو سر لشکر ہے

میری جا کسر ادری تھی جس سے گرد دل ... جبین کچھ احکم جو بابی تھی سو وہ کوکب ...

ہو گیا جلوۂ انجم مری آنکھوں میں تنک
کیونکہ آئے شب ہجراں مجھے کچھ خواب

غزل ناتمام

لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے
تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

اسے ہم مٹے تمام شب ہجر میں نہ گو
رہنے دو کچھ کہ صبح کبھی ناشتا چلے

بل بے غرور حسن زمیں پر رکھو نہ پانوں
مانند آفتاب وہ بے نقش پا چلے

کیا لیچلا گلی سے مری ہم کہ جوں نسیم
آئے تھے سر پہ خاک اوڑانے اوڑا چلے

افسوس ہے کہ سایۂ مرغ ہوا کی طرح
ہم جنکے ساتھ ساتھ چلیں وہ جدا چلے

قاتل جو تیرے دل میں رکاوٹ ہو تو کیوں
رک رک کے میرے حلق پہ خنجر ترا چلے

آلودہ سر سے خوں کی ہے تیغ نگاہ
دیکھا جہان سے صاف ہی اہل صفا چلے

کیا دیکھتا ہے ہاتھ مرا چھوڑ دے طبیب
یاں جان ہی بدن میں نہیں نبض کیا چلے

لیجاوین تیری کشتی کو جنت میں بھی اگر
پھر پھر کے تیرے گھر کی طرف دیکھتا چلے

اے ذوق ہے غضب نگہ یار الحفیظ
وہ کیا بچے کہ جس پہ یہ تیر قضا چلے

اٹکتا ہو دے کھینچکر اتار دامن
نہ دامن خار سے چھوڑ نہ چھوڑ خار دامن

خبر لو جیب کی میں ہوں ہشیار دامن
جنون دیکھے ہیں دامن جیب اور خار دامن

یہ کچھ ہی اشکباری ہے کہ آنسو پونچھتا ہوں
کبھی تو آستیں ہو اور کبھی ای یار دامن

کہاں سوجھے سو ہم طفلی کہ ہم دامن سوار ہوں
کیا کرتے تھے کار توسن رہوار دامن

مرادہ گریۂ غم خندۂ عشرت ہی بہتر ہو
اگر آنسو کے پونچھے وہ گل رخسار دامن

ہیں وہ آلودہ دامن ہوں نہ آئین یار سے جن کا
وہ رشتہ پاکدامن لیکے ہے ہر تار دامن

یہ ہی عیسیٰ ناتوان مثل پر افتادہ اوڑ جائے
لگائے گر نسیم دامن گلزار دامن

ہوا سیکھے کی خواب آور ہو کیا ایسی حسین
کرے سو فتنۂ خوابیدہ وہ بیدار دامن

نگاہ بوالہوس آ دمی ہی تیری پاس آ کر
چھپا لے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن

رہو وہ دل جلو کی ذوق ہمسایوں کی دلداری
کہ کب فانوس پونچھے شمع کا رخسار دامن سے

ہوں یہ لاغر حرکت سے قامت پاک خس کی تو بوجھ
جوں کیا وہ لیکے پر کاہ کس کے بوجھ سے

یہ اسیری میں گران خاطر ہو نہیں جاتا ہے تو ٹوٹ
آہنی قالب بھی اسیر قفس کے بوجھ سے

زندہ تو ڈوبے ہیں اور تیرتی ہے مردہ آگ
بوجھ شاید جسم کا کم ہو نفس کے بوجھ سے

باندھ کے ماتھے کی گرد نہیں جو لا دے قفس
بوجھ سکا کم ہے اسکے لیے حرص کے بوجھ سے

نکلے دنیا سے کہاں احمق اوٹھا کر بار حرص
رہ گیا یہ تو گدھا دلدل میں خس کے بوجھ سے

اپنے دامن میں لیے میرے گل جست جگر
ہی ڈھر کیا ہے کہیں چولی نفس کے بوجھ سے

[illegible]

گشتہ ہوں میں کس چشم سیہ مست کا یارب
کھاتا نہیں دل بند سی [illegible]
نالوں کے اثر سے مری [illegible]

[illegible] سے گھر ستے
[illegible] آماسئے [illegible]
آنکھوں [illegible] نکلے [illegible] جگر

اے ذوق کسی ہمدم دیرینہ کا ملنا
بہتر ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

کیا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کر گیا
تیر اس نگہ کا گر دل مضطر میں گھر کر گیا
تِل سیاہ دیکھو اس چشم مست کی
یوں [illegible]
بلبل کا آشیانہ ہے گلشن میں [illegible]
دکھلا کے جوش گریہ اگر [illegible]
گنبد میں گرد باد کے مجنوں [illegible]
آنکھ اپنی اسکے لب پہ عجب گھر کر گئی
قاتل [illegible]

انساں وہ کیا جو دل [illegible] میں گھر کر گیا
ناسور [illegible] زخم کے پھر [illegible] میں گھر کر گیا
[illegible] عجب ہے یوں گل عنبر میں گھر کر گیا
[illegible] کی طرح کنی کوئی گوہر میں گھر کر گیا
[illegible] زلف معنبر میں گھر کر گیا
[illegible] دل [illegible] میں گھر کر گیا
[illegible] میں گھر کر گیا
جوں [illegible] برگ گل تر میں گھر کر گیا
جوں [illegible] خنجر میں گھر کر گیا

تمام

[illegible]

غم جدائی میں تیری ظالم کہوں میں کیا مجھ پہ کیا ہی ہے
جگر گداری ہے سینہ کاوی ہے دل خراشی ہے جاں کنی ہے
زمیں پہ نور قمر کے گرنے سے صاف اظہار روشنی ہے
کہ ہیں جو روشن ضمیر انکا فروغ ادنی کی فروتنی ہے
سر جواہر ہیرہ خاکدان میں پڑا یہ اوسکی فروتنی ہے
وگرنہ قندیل عرش میں بھی اسی کے جلوے کی روشنی ہے
ہوئے ہیں تر گریہ ندامت سے اسقدر آستین و دامن
کہ میری تر دامنی کے آگے عرق عرق پاکدامنی ہے
ہوئے ہیں اس اپنی سادگی سے ہم آشنا خلق و آشتی
اگر نہو ایسا تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے
لگا نہیں بیٹھک سے مرا تو دل جو ٹوٹا ہو تو ٹوٹ کر دل
کہ کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہو آخر شکستنی ہے
نہیں ہے قانع کو خواہش زر وہ بیٹھا ہے پیر بھی ہے تو نگر
جہان میں مانند کیا گر ہمیشہ محتاج دل غنی ہے
کوئی ہے کافر کوئی مسلمان جدا ہر اک کی ہے راہ ایمان

[illegible]

دل کی معاش غم ہے اور غم کی تلاش ہے
آتا ہے دل میں کہ ہر ذرہ معاش ہے

اس جھگڑے میں کون ہے کہ فرشتہ سوا
تو آپ ہی ہے پیکر دہشت تراش ہے

سر پر صد نشاط ابر نگ ہلال عید
سینہ میں مثر یا حسن غم کی خراش ہے

ہو دو بال دوش عزیزان کشتگان عشق
اور جان ہوکر دن ہی عاشق کی لاش ہے

کرتے یہ اشک و آہ میں تکلیف کیوں شتاب
ہے جان راز دل یہ لگا ہو کہیں فاش ہے

دنبال ہے جو سر کے داغ ہے خال کی
گویا کہ دست چشم سو گہر پاش ہے

کیا شاد کو نصیب کہ ہے زبان خلق
شاباش جسکو کہتے ہیں وہ شاد باش ہے

اوٹھے جہان ہی کو جو بستر سے وہ اوٹھے
تیار ایں عشق جو صاحب فراش ہے

ہر ذرہ ایک تیغ منحرف ہے ہی سوا
ان تیغ اداسے اور لگا لی قراش ہے

مسکن پذیر آج ہو دل میں نہیں غم
روز ازل سے اسکی یہی بود و باش ہے

اے ذوق جانتا ہے وہ ہمدرد ہیر درد
دل جسکا پارہ پارہ جگر پاش پاش ہے

ہو تیری کان زلف معنبر لگی ہوئی
رشتے کی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی

بیٹھے کبھی ہو جو ہیں ہم بھی کسی طرح ہم
پر کیا کریں کہ مہر ہو منہ پر لگی ہوئی

یا آئی بعد خون کو تو رہی ہو تیری تیغ
ہے یہ تو اسکو چاٹ ستمگر لگی ہوئی

[illegible]

ابرو اراں کی کیوں [illegible] اوشایاں ہی
سے کمان پاس جوان [illegible] اور [illegible]
کچھ چشا و دوستی تو کیسے ہو [illegible]
ذائقہ چاشنی عشق کا کالی [illegible]
سہل ہے مرگ کو لی مزا دیا [illegible]
شہ نازنے کیا جانے لگائی دل کو
لے مزاج کو کو ہیں اکیر [illegible]

اگر [illegible] گنہگار ہی [illegible]
[illegible] دل [illegible] جو احسن [illegible]
دیکھ تو [illegible]
اور [illegible] کی [illegible]
[illegible] وار نباہ [illegible]
جانا ہوں [illegible] کیا [illegible]
[illegible] کی [illegible] وہ [illegible]

تیغ ناز [illegible] کا الور مبارک ہے [illegible]
دل زخمی کو [illegible] با وہ عشرت کے [illegible]

ادل ہی [illegible] لستر کو [illegible] آئی
کٹ [illegible] گدر [illegible] [illegible]
چل سیکہ کریں شیخ [illegible] سیام
مالوں [illegible] چڑھا [illegible]
[illegible] ایک [illegible] [illegible]
[illegible] سرکال [illegible] اگر [illegible]

[illegible] کا [illegible] کا [illegible] ہیں یہ نا [illegible]
[illegible] کر [illegible] زبان [illegible] کا [illegible]
[illegible] بیٹھا [illegible]
[illegible] آ [illegible] کے [illegible]
[illegible] یار [illegible] کا [illegible]
[illegible] آ کر [illegible]

[illegible]

کہا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے

اس نے جیسی ہو ویسی زہی اولاد غضب ہے

الحاصل ہے ناطق کی بھی بنیاد غضب ہے

[illegible]

جھوٹے دعوے ہیں قلم جون قلم انشا
کبھی افسوس ہے آتا کبھی رو دیتا
نوبہ کرتا کہ مائل ہیں یہ بیاں غفلت کیشا

میری تشریح تپش دل کی کیا سنئے الم
دل بیمار کو ہیں وہ ہی عیادت والے
تیر سے آزار آتا قفل نہیں عیادت والے

تار ہے گل کو سر انگشت پہ جیسے یہ ذوق
آستینہ دیکھے ہی ہمیں یار وہ نزاکت والے

کیا کہو وہ ترا یہ سر پیدا و غضب ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چلا فلک سے کبھی یہ بلا و غضب ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس میں ہوتا ہی دل شاد و غضب ہے
یہ کیجئے اکا دل شاد و غضب ہے
کیا سے خفا ہوتا کبھی فریاد غضب ہے

[illegible]

[illegible]

ہمین ہوس کیا کہ جائیں گے حرم کو اسکے تیغ تنکدے سے
یہیں بتوں ہیں خدا کا اپنے ظہور قدرت نہ دیکھ لینگے

نہ دیکھی کیوں آفت جہانیں ہم نے تمہارے باعث
اور آگے کیا کیا غم و الم ہم تمہاری دولت نہ دیکھ لینگے

دکھانا احوال اونکو اپنا یہ آگی الفت کا امتحان ہے
کہ ہوگی الفت تو دیکھ لینگے نہوگی الفت نہ دیکھ لینگے

بلا سے گردابیاں سا ہمین ہے پاس اپنے دالمنا مہ
ہم اپنے لفظوں وداع دل ہی سے فال دولت نہ دیکھ لینگے

ہلال کو دیکھین کیوں فلک پر اگر ہے منظور عید ہمکو
تو اسکے تیغ ستم سے دل ہیں لب جراحت نہ دیکھ لینگے

بہار یاراں کو کون دیکھے نصیب یاراں ہے تیر باراں
ہم اسکے بدلے سرشک مژگاں کی ابر تدرت نہ دیکھ لینگے

اگرچہ میں مرکے سماؤں گا تو کہیں گے روپا دم حشر آیا
وہ جب ملک اسکے آسمانے یہ میری تربت نہ دیکھ لینگے

مجھے یقیں ہے ہمیں دکھائینگے اپنے رخسار لالہ گوں کو

[illegible]

بڑھتی پاتی ہی جو شق اس ستم ظالم کی
کچھ محبت مری اصلاح اگر دیتی ہے

دیتی شربت ہو کسی ہر بھری آنکھ تری
جس احسان کے وہ زہر بھی گر دیتی ہے

دمبدم زخم پہ اک زخم ہو دم لینے کی
مجھکو فرصت تری کس تیغ ادا دیتی ہے

شب پل شمع کی جب کم نہیں ہوتی ناچار
اسکو کافور سپیدی سحر دیتی ہے

کوئی غماز نہیں میرے طرف سے اے ذوق
کان اسکے مری فریاد ہی بھر دیتی ہے

مزہ جو موت کہ عاشق بیان کبھو کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

غرض تھی کیا تری تیر ونکو آشتی کا کہاں
مگر زیارت دل کیونکہ بے وضو کرتے

اگر یہ جانتے ہیں چن کر ہمکو توڑیں گے
تو گل کبھی نہ تمنائے رنگ و بو کرتے

یقیں ہے صبح قیامت کو بھی صبوحی کش
اٹھیں گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے

سمجھ یہ دار و رسن تار و سوزن اے منصور
کہ چاک پردہ حقیقت کا ہیں رفو کرتے

عجب تھا کہ زمانے کے انقلاب سے ہم
تیمم آب سے اور خاک سے وضو کرتے

سراغ عمر گذشتہ کا ڈھونڈیے گر ذوق
تمام عمر گذر جائے جستجو کرتے

ناساز ہو جو ہم سے کسی سے بھی ساز ہو
کیا خوش دل ہو وہ ہیں جسنیاز ہو

تصور اس لب شیریں کا آجاوے اگر دل میں
تو آنسو ہو کے شربت خون کی آنکھوں سے نکلے

مرے دل میں جو حسرت ہے نکالوں میں کہاں اسکو
وہ زیر فلک نکلے نہ وہ زیر زمیں نکلے

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جنکی پارسائی کا
وہ سب یار خرابات ایسے نکلے ہمنشیں نکلے

ہم ... اپنا کسیکو نہیں پاتے
تم پاتے ہو ہمکو تو تجھی کو نہیں پاتے

غنچے تری غنچہ دہنی کو نہیں پاتے
جیتے ہیں مگر تیری ہنسی کو نہیں پاتے

کیوں ہم نے دیا دل تجھے او سنگدل اپنا
کمبخت ہم اس سخت گھڑی کو نہیں پاتے

وہ کونسا غم ہے جسے پاتے نہیں دل میں
لیکن ہمیں پاتے تو خوشی کو نہیں پاتے

لیتے ہیں شب وصل میں ہم لب کے جو بوسے
وہ لب نہ تر رنگ مسی کو نہیں پاتے

ہیں ایسا کہیں گم ہوں کہ یاران عدم بھی
گم ہو کے ہی گم زندگی کو نہیں پاتے

معلوم نہیں اسکے دہن ہے کہ نہیں ہے
اے ذوق ہم اس سر خفی کو نہیں پاتے

سخن تھی کہاں میری فلاطون علی ... | ... اہو کہ پہونچی ... اول

مرے مزار پر کس طرح سے برسی نور — کہ حال پاؤں تیرے روح عرفشان کیلیے
الٰہی کا ہین کیا اس صنم سے پیونکیا — کہ ہاتھ رکھتے ہین کالو تپ سے اداس کیلیے
ہمین ہو خامہ بد وشونکو جا بسا مان — اتاثہ چاہیے کیا خانہ کمان کیلیے
نہ دل رہا نہ جگر دونوں جلکے ناک ہوئے — رہا ہی سینہ مین کیا چشم خونفشان کیلیے
یہ لوح گور پہ مستونکے ہو نہ ہو لکہیو — جو ہو تو خشت خم سے کوئی نشان کیلیے
اگر امید ہے ہم سایہ ہو تو جانہ پاس — بہشت ہو کہان آرام جاودان کیلیے
وہ سول لیتے ہین جس دم کوئی نہی تلوار — لگانے بہلے مجہی پر ہی امتحان کیلیے
صریح چشم سخن کو ترے کہے کہے — ہوا حباب تہ بریا دست توان کیلیے
مثال شمع ہوا جب تلک کہ دم مین دم — فغان بہی ہی لیے اور مین فغان کیلیے
بلند ہوہ ہو اگر کوئی میر اشعلہ آہ — تو آپ سے اور ہو خورشید آسمان کیلیے
جلا ہین دیر کو مدت مین خانقاہ کو ہم — تماست تو سے امتحان کیلیے
وہان دوش ہو اس ناتوان کو لیکر — لگا رکھا ہو ترے سنہر و سنان کیلیے
بیان درد محبت جو ہو تو کیون کر ہو — زبان دل کا ہی سے دل زبان کیلیے
سے ہم ہو ہول کہ ہم مزاج کہیں — بجا ہی ہول دل اوسکے مزاج دان کیلیے

[illegible]

حسب کہا تڑپا ہوں وہ بولے ... | جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

وان الٹا اور یہاں گرد پھر پھری ہو | بات کا ایسا ہی پانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

سکے آمد انکی از خود رفتہ ہو جاتے ہیں ہم | ... والیسے کو جانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

ہم سے پہلے ہی کہا تھا تو کریگا ہم کو قتل | ... ہو سکا تاڑ جانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

جو سکھایا اپنی قسمت نے وگرنہ ... | کیا سکھائیگا سکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

کیا ہوا اے ذوق ہیں ... ہم ... |
لیکن آنکھیں ... کوئی ہم سے سیکھ جائے

ستاں پیدا کروں ... آسیا ... | دین و دل ... گر ... ان ... ہی ... کر ...

اڑالی خوب ... گل ... زنداں | ... گلستانی ہی ... شرار ... سنگ ... لعل ...

... کیا ... سازی ہیں ہم ... | اگر اتھایہ ہی ... آئیگا ... اسکی ...

شرارہ ... نکلی ... سنگ ... | کر ... سنگ ... نکلی ... سنگ ... راں

بیاباں ... ناتواں ہیں ہم گر رہا ہیں ... | ... اٹھا ... سنگ ... ہماری دست ... آگ ...

اسی باعث ... | کہ تا ہو جاوے ... آشنا ... دور ...

ناتمام

[illegible]

تو آنکھ میں ہے سرمۂ دنبالہ دار ہے — سو دن چشم کو یوں ہی الکتا دار ہے

پھیلا نہیں تو جیسے کا گل اے نگار ہے — کچھ تو فشانی اپنی مجھے یادگار ہے

دشنام ہو کے وہ ترش ابروہ زہر آر ہے — ہاں وہ نشے نہیں جیسے ترشی اتار ہے

کیا خاک تجھ پہ جان کوئی جان نثار ہے — مٹی تلک جسے تری دل کا غبار ہے

جولاں سمند ناز کو اسے شہسوار ہے — تو مرے چشم راہ میں میرا غبار ہے

ایسا نہو کہ آتے ہی آتے جواب خط — قاصد جواب زندگی مستعار ہے

کرتا ہوں یوں ہی جان دل امیدوار وصل — جیسے اذان ملحد کوئی روزہ دار ہے

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات — ہنس کر گذار یا اسے رو کر گذار ہے

لے داغ دل سو مرہم سوزش آفتاب — وعدہ پہ روز حشر کے پر کون اعتبار ہے

اے فیض گر ہے چشمۂ آب بقا تو کیا — مانگو تو ایک قطرہ سے آئینہ دار ہے

عاشق نہ لے کہ گردون ہوا ہی اشک — کیون کوڑ ہو کو بد لے ورنشا ہوا رہے

لیتے ہیں سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی — جس قصد خود کو آڈ تو پہلے پکار ہے

اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

پوچھ مت راہ وفا اس نگہ پر فن — رہنمائی کی مرکز چشم دلدار ہر سو

جا کے اکبار نہ پھرنا تھا جہان دال مجھے | بیقراری ہے کہ سو بار لیے پھرتی ہے

ناتمام

لائی حیات آئی قضا لیچلی چلے | اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
ہم سا بھی اس بساط پہ کم ہوگا بد قمار | جو چال ہم چلے وہ نہایت ہی بری چلے
بہتر تو ہی یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے | پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے
ہو عمر خضر بھی تو ہو معلوم وقت مرگ | ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

ناتمام

سمجھیں کہاں تک اسے رُخ سیم تن میں ہے | پردہ سا عنبرین کا شفق لگن میں ہے
دم گو ہمارے سینہ میں اک دم نہیں قرار | یہ وہ غریب ہے کہ مسافر وطن میں ہے
حرف آئے تجھ پہ دیکھیے کس کس کے نام | اس بانگ عشق کا دل خون میں ہے
رنگیں سوا ہے ابکی گل نوبہار سے | اکلا جو برگ زرد کوئی اس چمن میں ہے
وہ دل جو ہے لا کے حسین وجبین کی | زیر شکنج زلف شکن در شکن میں ہے

ناتمام

ہنگامہ بوسہ گرم جو وہ اک رہی ہو | شکر کے لب سپیش میں شکر تری ہوئے
ہم جا جا کے جستجو تم تباں پھانس | لیکن ہر ایک گھڑی نہ ہوس ہر گز ہو

مطلع

مطلع

مطلع

ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی ۔ ہوتی جو محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی

مطلع

[illegible] دیکھا کیا پارہ جگر کو ہم ۔ مرچین سی لگتی ہیں زخم جگر کو ہم

مطلع

جو دل [illegible] دو تا میں پڑے ۔ تو پھر بلا کو فرض ہے کوئی بلا میں پڑے

مطلع

نگہ کا وار [illegible] پر کے جان لگی ۔ چلی بھی برچھی کسی پر کسی کے آن لگی

مطلع

[illegible] کا ہم کو ستا گیا چوری ۔ خدا کی گر نہیں چوری تو پھر بندی کی کیا چوری

مطلع

ملی سو ملی اسی جو ترسا میں ملگئی ۔ جو کچھ کہ تھی مراد بہشت ہماں ملگئی

مطلع

بدیہہ ہے یہ گردوں کر کوئی میری سنتا ۔ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنی

مطلع

لحد کو جا ہی یوں پریشاں خم دیکھ ۔ سر اکو جیسے [illegible] اور [illegible]

مطلع

مطلع

مطلع

[illegible]

ناتمام

[illegible]

قطعہ

[illegible]

ای ذوق

	ناتمام		
مقابل اس رخ روشن کے شمع گر ہو جائے			صبا دیے سے دل لگا کے کہ بیخبر ہو جائے
ہمارے سینے میں وہ آہ آتشین ہے ذوق			جو برق دیکھے تو فی النار والسقر ہو جائے
	ناتمام		
کوئی کمر کو تری ہو اگر کمر تو کہے			کہ آدمی جو کہے بات سوچ کر تو کہے
بلا سے ہووے مرا رخ نامہ بر جو ہوا			کہ اسکو دیکھ کے وہ خوش خبر تو کہے
ہر ایک شعر ہیں مضمون گریہ پر ہے			مگر اس طرح سے کوئی ذوق شعر تو کہے
	مطلع		
اوٹھاتا عشق ہیں کیون اتنی دل وجان کھو کھو کر			ابھی کیا جان جو کھو بیٹھے گا جان کھو کھو کر
	مطلع		
ہمیشہ کام تھا مجنون کو تو صحرا نوردی سے			لیا یا چارہ زنجیر نے نامردی سے
	مطلع		
جنون نے میری مجنون بھاگ بیٹھے بگولا			کہ میں جو سوتا ہون وحشت کی وہ [illegible]
	مطلع		

مطلع

[illegible]

فرد

[illegible]

فرد

[illegible]

فرد

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

یا تو نکہ ہو حق کر اسے شیخ مناجاتی | [illegible] ہو کر [illegible] ایمان [illegible]

مطلع

[illegible] | پارہ دار دل ہو [illegible] تو وہ [illegible]

مطلع

اے ذوق [illegible] آئینہ صوفی خانہ | [illegible] ہو حق [illegible]
نکلے ہو میکدے سے ابھی منہ چھپا کے تم | [illegible] بل بیں صراحی شراب کی

مطلع

کیا ہم [illegible] کرتا ہو اس گل [illegible] | [illegible] کہ [illegible] کی [illegible]

مطلع

ذکر [illegible] | اگر [illegible] کیوں [illegible]

مطلع

[illegible] عالم [illegible] | [illegible] عالم [illegible] خدا [illegible]

مطلع

تو بھلا [illegible] ہو سکتا اے ذوق [illegible] | تیرا وہی کہ [illegible]
اور اگر [illegible] تو وہ [illegible] | [illegible]

مطلع

مطلع

مطلع

دیوان ذوق

[illegible]

آگ دوزخ کی بھی ہو جائیگی پانی پانی
ہم نہیں وہ جو ادب حسن کا دیکھو نگے
شعلۂ آہ لالکی کیطرح ٹیکاؤنگے
ذوق جو مدرسے کے بگڑے ہوئے ہیں ملا

جب یہ عاصی عرق شرم میں تر جائیگے
بلکہ پوچھے گا خدا بھی تو مکر جائینگے
پرسکے ڈرسے کہ وہ دیکھے ٹھہر جائینگے
انکو میخانے میں لے آؤ سنور جائینگے

مطلع

اسکو کیا آئے مجھی یاد نہیں آئیگی
مردہ پرست زندہ جو چاہے سو کیجیے

مطلع

معلوم ہو گیا ابر و سے تبان کیہ
اک تیر ہی کو پایا کہ ملا ہے رو کمان

نا تمام

دل پہ گرا مرگ نا یہ رنج فراق کے
اور تغافل بھی جلدی اگر تو وقت تھا
بلبل بیمار کو کیا اسکا مزار سحر
ذوق دریا دیدہ سو رش سے بہ جیسے

اپنا گھر تو سو جھتا ہی سیکر دور سے
اسد دل تپان جہان پہ غصہ سے
حسرتیں دل میں چھپکے رہیں
وہ آب مٹی کے سوکھی ہوئی

مطلع

ہو ساقی کا دیسا کہ تو وہ مستو کرائے
وہاں گیسو تیری یارانہ سمجھے

	مطلع	
عیاں ہے عشق کی گرمی سے دیدۂ پُرشور دل		گرا تا ہے اپنا اشک ماند فلفل
	شعر	
تجھے گہوارہ بھی تھا کشتیِ طوفاں دہ اشک		وہ ہوں میں طفل اشک کہ لعنت سینہ میں کہیں
	ناتمام	
کوئی ان تنگ دلوں سے محبت نہ کرے		اور جو یہ تنگ ہیں ان سے شکایت نہ کرے
... کو دل کو دل ہر ہوش نہ سمجھا		ڈر ہے ... کا فر کہیں دعوائے ... نہ کرے
	مطلع	
درد دل سے لوٹتا ہوں پھر کسی کا درد ہے		تو کہیں ... اور ... الٰہی درد ہے
	مطلع	
جو کہو گے تم کہیں گے ہم بھی ہاں یوں ہی سہی		آپ کی یوں ہی خوشی ہے تو مہرباں یوں ہی سہی
	مطلع	
دل گرفتار ہوا یار کی عیاری سے		ہم گرفتار ہوئے دل کی گرفتاری سے
	مطلع	
کتنے مفلس ہو گئے کتنے تونگر ہو گئے		خاک میں جب مل گئے دونوں برابر ہو گئے

[illegible]

ہے ہر دم دل خوں گشتہ میں اک شور دروں	جو آہ ہے سینے میں فوارۂ خوں ہے
پھر جاتی ہے سینہ کو مری آہ بھی الٹی	برگشتہ جو قسمت ہے مری بخت نگوں ہے
ل کر رہا ہے اس کو چہ جو تو اینا	لالہ کی جگہ رنگ پریدہ ہے شگوں ہے
قائم ہے ہوا درد کی فریاد سے میری	جو نالہ ہے ایوان محبت کا ستوں ہے

فرد

قسمت برگشتہ دیکھ اک نگہ کی تھی ادھر	سو بھی آکر تا سر مژگاں حیا سے پھر گئی

مطلع

الفت کا مزہ جب کوئی مر جائے تو پائے	یہ درد سر ایسا ہے کہ سر جائے تو جائے

مطلع

کہتے ہیں لوگ موت تو سب کو ہے پر	پر میرے پاس آئے تو بھی نہ کھائی جائے

قطعہ

کہوں اے ذوق کیا حال شب ہجر	کہ تھی اک اک گھڑی سو سو مہینے
نہ تھی شب ڈال رکھا تھا اندھیر	مری بخت سیہ کی تیرگی نے
شب غم شمع ساں ہوتی نہ تھی کم	اڑاتے تھے پسینوں پر پسینے
یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے	کہ او بے مہر اختر کمینے

گذرتی ہوگی بہ آرام زندگی تیری
کہ تجھکو اب نہ غم نیست ہے نہ شادی ہے

کہا یہ اُسنے کہ قیدِ حیات میں انسان
کبھی نہوگا دل آسودہ گو ہو سلطان

اوٹھائی ہاتھ جہان سے ولیک کیا امکان
کہ با فراغ کرون کنج میں نشست

چھٹا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کی
تو سلسلہ ہے فقیری کے پھیر میں آیا

رہا وہ خدمتِ مرشد کے قید میں برسون
کہ تجھ سے بیٹھا ہو وہ پہلے جو ہو پیر پرست

گر ایک عمر میں پہونچا مقام اعلیٰ کے
کہا یہ شوق نے ہو ہمت بلند رہے

جو دستگاہ تصرف میں بھی ہوئی اُسکو
تو یہ ارادہ رہا اور بھی ہو دل بالا

ہمیشہ جنگ رہی نفس سے صلح کل کے بھی
کہ نفس دشمن سرکش ہوا اسکو شکست

جو ہوشیار ہے تو ہے وہ تیغ کا یا سد
پھنسا ہوا ہے وہ کیفیتوں میں گو ہے مست

نہیں ہے دام علائق سے مطلق آزاد
محال کیا کہ نکل جاوے کوئی کر کے جست

کہا یہ خوب کسی نے یہ شعر برجستہ
گما زمان سے نکل اسکی جیسے تیر از شست

کہ کرد قطع تعلق کدام ست آزاد
بریدہ زہمہ باجد اگر فتار ست

رباعیات

کیا جانیگا اے ذوق بجز خاص و عوام
اعلیٰ جو علی کی ہے امامت کا مقام
جو لوگ صف اول بساق میں تھے
تو پھر کوئی اسسے کہ وہ کیسا تھا امام

رباعی

رباعی

رباعی

اے ذوق فلک

دیوان ذوق

رباعی

رباعی

اے ذوق

رباعی

چشم اسکی نشہ سے جب گلابی ہو جا	صوفی اسے دیکھ کر شرابی ہو جا
دکھلائے جو وہ روئے کتابی اے ذوق	سب مدرسہ کافر کتابی ہو جائے

رباعی

ان آنکھوں نے سو روئے لالہ گون بھی دیکھا	اور ان کو سراز اشک خون بھی دیکھا
کیا کیا نہ دکھایا رنگ ہم کو اے ذوق	یون بھی دیکھا چاہا انکو دون بھی دیکھا

رباعی

دنیا کی الم ذوق اوٹھا جائینگے	ہم کیا کہیں کیا آئے تھے کیا جائینگے
سب آئے تھے روتے ہوئے آپ آئے تھے	اب جائینگے اور ونکو رلا جائینگے

قطعہ

جنکو اُس وقت ہی اسلام کا دعوی کہ تھا	دیکھتا ہون انہیں اے ذوق [illegible] جوا
سو [illegible] کہ ہنسا دینے کو [illegible]	نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر قال

اشعار غزلیات مرقومہ و غیر مرقومہ کہ بعد ترتیب دیوان
دستیاب گردید تتمہ اشعار غزل ناتمام مرقومہ بالا

پہنچا جب مری قاتل نے تغل [illegible] ارا	جو چڑھا نہ اسے میدان اجل [illegible]

مطلع

مطلع

اشعار غزل مرقومہ

تتمہ مرقومہ بالا

جگر اور دل کا جتنا حوصلہ تھا آزما دیکھا

نگہ کی تیر کا ہونا اثر اور اسکو [illegible]

مطلع

مطلع

جا رہیں ابھو کوی [illegible] الاله فام کو

اپنا تو بس سلام ہے دار السلام کو

ستمگر تو نہ روکا اسکو میرے یا اللہ — اجل بھی گر کبھی آئی تو شاید کچھ بہا

اگر یہ لے چکا ہو تو دل و دین اگر [illegible] — نہیں ایسی ہی اسکا [illegible] ایمان [illegible]

پڑھی تسبیح راہ پر نگاہ مست [illegible] اسکو — تو سکے یاد انگو اسکے [illegible]

ایضاً

اک صدمہ رو سہ سو مری جانپر تو ہی — لیکن ملا سے یار کے زانو پہ سر تو ہی

وہ دل کہ میں سو ر محبت [illegible] — بہتر ہوا اس سنگ کا آستین میں تو ہی

ایضاً

رات جوں شمع کٹی ہم کو [illegible] — [illegible] اشک [illegible] ہم شمع کے [illegible]

اشعار غزل کہ دو مطلع آن نوشتہ بالا است

اشک ہو نالہ سدا روشن [illegible] — گر [illegible] جاوے ہم اشک انجم چشم [illegible]

یہ عالم ہو وہ خجالہ کہ راہیں [illegible] گرد — گل [illegible] ہم خاک [illegible]

تری محول [illegible] برلا [illegible] — گر [illegible] سوئے [illegible]

اوڑائیں یوں جادو گر بلا [illegible] — [illegible] ہوتا ہوا [illegible] چشم [illegible]

غزل

اشعار متفرقات مثنوی

[illegible]

[illegible]

طاوس سے ہوا ناز سے رستہ [illegible] — طاق پر رکھ کر اسے اندیشہ

شاید [illegible] کی یہ دراز زبان — اور چہرے ستم کہ [illegible] دہان

[illegible] ساغر لبریز — [illegible] بلبل [illegible] کو کیا [illegible]

[illegible] باد ل [illegible] — پانوں [illegible] لگا [illegible]

قطعہ

[illegible] — [illegible] اگر [illegible]

[illegible] — [illegible] باقی [illegible] چھوڑا نہیں

[illegible] ہوتی — [illegible] ہوتی

[illegible] — [illegible] آئی

[illegible] — [illegible] گلشن [illegible]

[illegible] — [illegible] شگوفہ [illegible]

[illegible] — [illegible] کا [illegible]

[illegible] — ایک [illegible] ہزار [illegible] بیماری

ولی [illegible] — [illegible] کی

[illegible] کس کو — دل [illegible] کس کو

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

واں دواکا [illegible] ہوا [illegible] عالم
[illegible] کیا [illegible] حال [illegible]
[illegible]
ہو گیا [illegible]
ہو گا [illegible]
ہوتا ہو [illegible] واسقدر [illegible]
پانی [illegible] اصلاح [illegible] کہ دنیا [illegible]
ہر طرح بلغمی ہیں ہوتی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پانی کا [illegible]

[illegible]

استقرار جاودانی ہی عالم سے ہوا کیا
تا مگر گلشن میں نہیں ہی نرگس بیمار کا

… اکر ایام …
بسکہ ہوا اسکی تو غسل صحت حالیا

وہ ولی عہد سلطان مرزا محمد نواب
اسکی قوت کرے سیفو نکو بیادی …

اقوت کا یہ اثر عالم ہو …
ہوں مقوی دل و جان …

اوڑ … سے ہوا اسکی آشنا ہو کر …
تہنیت خوانی میں ہیں سرگرم …

… محفل …
… تصویر سکر بول اوٹھی …

مطلع

آج ہی عالم میں وہ روز سعادت …
دست اگر زاغ و زغن پیدا ہو …

فروہ جال …
… چون … مردہ دل زندہ …

… ہری …
ذات ہی تیری جہاں میں چشمہ آب بقا

قطرہ افشانی سے ابر …
ہوں نہ کیوں … سپید اسقدر …

ہو وہ استعمال …
نسخہ … کہن کو نوجوانوں کر …

جسم کو …
گرد گلشن کو دل عالم سی …

دل …
زیر پا پامال ہوتا تھا …

خوردہ گل کو صبا لائی تصدق …
دست گیا ابر بہاری ندر گریہ …

ہو گیا علم حصولی تمام [illegible] ضروری مجھ کو
جو مسائل نظر [illegible] وہ [illegible] تمام
شرح [illegible] مجھکو [illegible] تھا کل [illegible]
ذہن میں [illegible] حاضر [illegible] علمیہ
چار و ناچار [illegible] ترتیب [illegible] اردو [illegible]
کبھی [illegible] تھی مری [illegible] صرف [illegible]
کبھی [illegible] تھا مری [illegible]
کبھی میں کرتا تھا تفسیر [illegible]
کبھی [illegible] فرائض کبھی [illegible]
کبھی تھا علم الٰہی [illegible]
کبھی تھا عقل [illegible]
کبھی کرتا تھا قدم [illegible]
کبھی انکار قیامت [illegible] تھا
[illegible] احساس میں تھا گاہ تردد مجھکو
کبھی تھی [illegible] فلک کی [illegible]

تھا میرا [illegible] حصول [illegible]
[illegible] کی انتہا ہوئی تھی [illegible]
تھی مری فکر [illegible] کل [illegible]
[illegible] مجھے [illegible]
[illegible] آمادہ تھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
کبھی [illegible] کرتا تھا [illegible]
کبھی [illegible] تھا [illegible]
کبھی [illegible] تھی [illegible]
[illegible] مسئلہ مجھے پاس [illegible]
اور کبھی کرتا تھا [illegible]
کبھی [illegible] مجھے [illegible]
کبھی [illegible] عالم [illegible] مجھے [illegible]
کبھی [illegible] تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

کبھی میں رہتا سفر و حضر میں ایسا تھا مشغول
کہ تھی ایک نفس شغل دانش سے وحدت

سیمیا سے کبھی تصویر کشی موہومات
کیمیا سے کبھی میں زر کش گنج دولت

کبھی میں شیخ شیوخ زماں کبھی شیخ رئیس
کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت

کبھی میں قرب فرائض سے تھا عالم
کبھی میں قرب نوافل سے تھا اعلیٰ منزلت

قائل موسیقی ایسا کہ ادا کرتا تھا
کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چار [illegible]

کبھی میں شاعر اور ادیب والا منزلت
نظم میں نام ہر انشا میں میری شہرت

کبھی گہ ناقد عروضی کبھی میں قافیہ سنج
طبع موزوں کی دکھاتا تھا جوہر فطرت

کبھی میں پڑھتا انجیل و زبور و توریت
کبھی مصحف میں نظر میری سوئے آیت

کبھی ژند و اوستا میں ایسا کہ سارا [illegible]
ژند و پاژند میں کرلے تھی مری نسبت

کبھی آگہی شاستر و بید و پران
کروں اک بات بیدانت کی کتھا [illegible]

کبھی میں علم نجوم میں نہایت پر جوش
کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت

آخرش دیکھا تو العلم حجاب الاکبر
عاقبت پایا تو ہاں آنکھ اہل بصیرت

فائدہ کیا جو ہر ایک علم کی جانی تعریف
فائدہ کیا جو ہر اک فن کی کھلی ماہیت

فائدہ کیا کہ جو دیکھے کتب ہر مذہب
فائدہ کیا جو ہوئی آگہی ہر ملت

عقل سے گرچہ کیا مادہ ایسا پیدا
کہ ہر شکل ہوا تازہ محل صورت

[illegible]

گو تصوف ہی ہو تو صوفی سجادہ نشین | ہے مقدر نہ کرامت ہو نہ خرق عادت
علم سی لاکھ ہو شیخی تری بے لقمہ ہے | نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمت
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ | ہوئے اکبار جو افسانۂ خواب غفلت
لگ گئی آنکھ مری خواب میں کیا دیکھتا ہوں | کہ صنم نظر آئی ہے نوید بہجت
اللہ اللہ ری حسن اسکا کہ سر تا بقدم | تھا وہ خلقت کا تماشا ہو ظہور قدرت
یاد کرتا قد رعنا کو ہی اسکے اگر | دم تکبیر جو کہتا ہو سدا قد قامت
چشم وحشی کو اگر اپنے وہ دکھلاتی وہ | چشم آہو سی ہرن لے نشہ جام وحشت
دل نیاست نہ وہ کو دریے تدبیر ہلاک | زلف و ابرو تھی وہ رخسار و وہ ارون فتنہ
آتش حسن سے اک شعلہ سرکش تھی | موجۂ دود لطیف اسکی ہو وہ گلی حیا
فوج مژگاں وہ بلا صف آرا تو کرے | دست سپہ او سی بکی بست دو عالم
حیا بابل وہ فتن اور وہ ان لیکا | دل کے مقار عدا لب ہو بار و صفت
لعل شیرین کی حلاوت ہو وہ کی | تو دم سر کی شنا کا حیا ہی
ہدم تبسم سے لب اسکے خوگر | تعامل سے آن آنکھ کی جا
کھولدی معنی سعد وم کمر کی جنبش | واکرے عقدہ وہم کی حرکت
شوخی و ناز کی تعریف ہے اسکی | وہ پڑھو کس کہ جسکے ہو لکو فرحت

جانب مشرق ہوئی نوری فلق مائل کشا — جا حسن غرستہ [illegible] پرواز ہوا ظلمت

چرخ مینائی پہ اک سبزہ پری کا عالم — سقف [illegible] کا اک لال پری کی حالت

نکہت گل جو ہوا بن تو ہوا عطر فشاں — بازی گل کو جس نے تو جس کو [illegible]

کھلی ہی جاتی ہیں [illegible] زہے خوش [illegible] — نو [illegible] گل لب [illegible] کی [illegible]

آج یہ جوش پہ ہے رحمت باری کہ کہیں — [illegible] کلفت [illegible] نہیں ظلمت

طفل نو مشق کی مشتی کی طرح سوتے ہیں — دہرے مستوں کی [illegible] ابر رحمت

کے یہ رند کلاہ و زہد فروش آگ [illegible] — مانگے گر بادۂ نو زہد ہے مستی کی قیمت

قل ہوا زہد کا قلبا [illegible] زاہد کی کام — ساقی [illegible] [illegible]

اس قدر ساز طرب ساز کی آواز بلند — [illegible] آ [illegible] کا تو [illegible]

نغمہ پرداز [illegible] — جام در دست [illegible] طلعت

لیکے انگڑائی [illegible] — اونگھنی [illegible] آنکھوں [illegible]

چشم بدمست ہے نازنین کا حل [illegible] — لب [illegible] کی [illegible]

لے کے آیا [illegible] — ہو گیا [illegible] شمع چراغ خلوت

چونکے مرغ سحری [illegible] آواز [illegible] — ہو گئی [illegible] آواز [illegible]

باغ عالم میں یہاں مرغان اولی [illegible] — مشل مرغان [illegible] نغمہ طراز [illegible]

صفحۂ علم پہ ہر حرف ہے تو ہم زاد تو | جملۂ حسن سے ناہید تو ہم صحبت
ماہ نو ایک فلک پہ ترے نہ پیدا وہ لب | تو فلک تو کرو ہاں شعر قدیم الہجرت
کینۂ گوہر انجم ترا صرف انعام | طائرہ اطلس گردوں ترا دوختہ
بیت یک تری آئینۂ حسن عمل | عمل حسن ترا جلوۂ حسن بیت
دہن عالی ہے ترا طائر شاخ سدرہ | طبع رنگیں تری گلچین ریاض جنت
ترا افضال جہاں کے لیے برہان کرم | ترا اکرام زمانے کو دلیل رحمت
علم ظاہر سے ہے یکسان تجھے دورہ | نور باطن سے برابر ہے حضور
دہن صافی ہے ترا پردہ در عیب | موشگافی ہے تری کدہ شگاف دقت
عقل میں شمس ہے تو علم میں کان گہر | قدس میں کعبہ ہے تو علم میں کوہ حکمت
تیری تدبیر سے پامال رد و قدح ہوش فرہنگ | تری شمشیر برابر ہو ہمیشہ فتح و ظفر
دعوت صدق پلائی ترے ایمان تصدیق | دست ہمت پہ کرے تیر سخاوت
تجھ سے راضی ہے خدا اور خدا کا محبوب | تیرا حامی ہے نبی اور نبی کی عترت
عزم کو ہے تری ہر عزم میں عزم بالجزم | قصد کو تیری ہے ہر قصد میں قصد قربت
قوت روح ملائک جمیع قدس میں ہو | ذات قدسی کا ترے عطر قبا کو
کیا اللہ نے سبب تجھ سا ولی نعمت خلق | کیونکہ واجب خلائق پہ ہو شکر نعمت

ذوق [illegible]

قصیدہ [illegible]

[illegible]

عقل کو دیکھ تری ساتھ حقائق کا ہجوم	کہے عارف یہ کثرت میں ہے ظاہر وحدت
لکھے گر خامہ ترا وصف تو ہے احوال	ہو ہر اک نقطہ ہوا اک مادۂ [illegible]
لیتی ہوں نہ کبھی تیری صفات نیکو	گر بیاں کیجیے ناحق ہے صد احسنت
ذوق کرتا ہے دعا یہ کہ اب اے سخنم	کہ زباں کو ہے نہ یارا نہ قلم کو طاقت
یہ ہر سال مبارک ہو تمہیں عالم	با شکوہ و حشم و جاہ و اقبال و عزت
خیر خواہوں کی تری چہرے پہ ہو رنگ نشاط	اور بدخواہوں کی رخسار پہ [illegible]

قطعہ در تہنیت جشن نوروز

ہر دم [illegible]	آج ہے بلبل تصویر تلک زمزمہ سنج
سر عیش تری [illegible]	زر گل پیک صبا لائے نہ کیونکر تاریخ
بادۂ جوش جوانی کی ہے گویا اک موج	تن پیران کہن سال یہ ہے [illegible]
چند قطرے ہیں شبنم کے وہ ملکہ گوہر	آگے ہمت کی تری گوہر شہوار [illegible]
[illegible]	دست حاتم [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

ہر ایک [illegible] سے عالم اہر کی بلا پر روشن ہے ہر ایک گھر گھر شب چراغ پر نور
گرے [illegible] کہ [illegible] کا [illegible] کہ فصل پری بہم آمیختہ ہوا ان سے کہ وشہر
سنوار [illegible] شام [illegible] سواد [illegible] آپ الگ آہو گیر
[illegible] گل شاہ [illegible] بہار [illegible] میں گلچیں [illegible] باشتہ بیاگ
[illegible] لیے [illegible] گل [illegible] یاس [illegible] آفتاب ہو [illegible]
رہو [illegible] دل [illegible] وہی [illegible] ہاں درازی [illegible] آفتاب [illegible]
[illegible] آرائش [illegible] سنائی سیچی ہوئی تاک [illegible]
[illegible] در [illegible] کہ رہ [illegible]
نہ کیو [illegible] کہ آ [illegible] قدرت خدا قدر

[illegible] باغ [illegible]

[illegible] گل [illegible] آ [illegible] گل [illegible] لطیف [illegible]
[illegible] کہ [illegible] اگر [illegible] لوگ [illegible]
حل [illegible] تاک [illegible] بجا ہیں [illegible] بنا [illegible] عالم بالا [illegible] عالم [illegible]
[illegible] جہاں [illegible] کہ [illegible] سرور [illegible]
رہا [illegible] کا [illegible] [illegible] کوئی [illegible]

مطلع ثالث

ہر ایک اسم عزیمت میں اسم اعظم کا — ہر ایک نسخہ … ہے نسخۂ اکسیر
رہا نہ کوئی گرفتار رنج عالم میں — چھٹے سو تیر سے تصدق … ہر حال اسیر
شہا ہے دم سے ترے زندگانی عالم — یہ تیرا دم ہے کہ … اعجاز عیسوی تاثیر
مثال خضر تو اے رہنمائے ملت و دین — جہاں نہیں ہے … کر استوار … ہر
تو وہ ہے جامع دنیا و دین زمانے میں — کہ جس سے زیب ہے دنیا کو دین کو توقیر
کیا شہان سلف نے سحر ایک جہان — … ہیں تو نے شہنشاہ دو جہاں تسخیر
سحر سے شام تلک زرفشاں ہے گو مہر — نثار کرتا ہے ہر روز ایک گنج خطیر
فلک پہ کرتا ہے ہر شب ادا جو سجدۂ شکر — … سجدہ ہے زیب جبین ماہ منیر
یہ روز بہ سحر ہے جوان جہاں کس — … نہ کوئی دوشنبے کو بھی جہانگیر

قطعہ

حیات بخش جہاں تیرا مژدۂ صحت — جو بخشے خلق کو عمر طویل و عیش کثیر
ہزاروں سال سر ہر صدی لگے … — سہیں اجل بہ جوالوں … مرہم …
جہاں کو یوں تری صحت کے ساتھ ہے … — صحیح جیسے کہ قرآں ہو مع تفسیر
یہ وہ خوشی ہے کہ … ہوں سب روز — ہلال … کس طرح مہ … جفر
پڑھوں تمام ترا … مطلع روشن — کہ جس کا مطلع … ہو دی نظیر

جو تیر نکلے کماں سے تری وہ ہو جاوے	طلب میں جان عدو کی رواں کمان قضا

قطعہ

تو اس سے ایسی ہوں اشکال ہندسہ پیدا	منادی دیکھ کے اقلیدس اپنی [illegible]

قطعہ

وہ روشنی تری خط میں کہ ابن مقلہ اگر	لگا دے آنکھوں سے سرمہ کی جا تری تحریر
تو ہو یہ نور عبارت کہ پڑھ سکے حرفت	جو ہووے لوح جبین پر نوشتہ تقدیر
رقم میں گر تری اوصاف کی قصور کرے	زبان خامہ عطارد سے کاٹ [illegible]

قطعہ

ترا سمند ہے وہ تیز رو کہ وقت خرام	سطر ہو دیدہ زر قاکی بھی اسکا نظر
کہ سیرگاہ دو عالم ہے راہ یک روزہ	اور اسکا سم قدم سے [illegible]
تری جو فیل کی تعریف خسروا لکھوں	کروں حکایت [illegible]
کہ فیل کوہ کجک تیشہ فیلبان فرہاد	وہ دونوں دانت ستون ایک ایک [illegible]

قطعہ

چلے نہ اشرفی آفتاب عالم میں	خط شعاع سے [illegible]

پاک دنیا سے ہیں جو ساتھ ہیں پاک گہر | غرق ہو آب میں پر نہیں اصلا گوہر
ہو دل صاف کو دولت میں کہاں گرد وغبار | گرد آلود کبھی ہوتا نہیں گوہر
کور باطن کو ہو کیا جوہر انساں کی شناخت | کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر
غیر مایہ نہ کم مایہ سے ہو ضبط ہوس | بہ گیا زالہ ہوا لاکھ نہ پگھلا گوہر
وہ ہے محبوب کو درکار [illegible] خوب ہے | خوب تو آب کی خوبی سے ٹھہرا گوہر
کب کسی کو لئے بیٹھی [illegible] | جز حباب آب سے سر کھینچے نہ بالا گوہر
[illegible] ناچیز سے کرتا ہے کوئی پاک نہاد | ہو نہ ہم صحبت تا ریگ نہ خارا گوہر
دل خراش الماس سے طاقت وہ دل ہی کا | کہ نہ گوہر کبھی ہیرا ہو نہ ہیرا گوہر
[illegible] | قطرہ یکجا ہو طباشیر سے یکجا گوہر
[illegible] | کور کیا جانے یہ سمجھا ہے کہ جھوٹا گوہر
[illegible] | ہو دل بھی ٹوٹ گیا صاف جو ٹوٹا گوہر
[illegible] | تو کبھی کان سے باہر نہ نکلتا گوہر
خلش خار جنوں [illegible] گیا | ہر قدم پر قدم آبلہ فرسا گوہر
دل عاشق میں گرہ کیونکہ نہ آنسو [illegible] | اسی الماس سے ہو جاتا ہے بڑھا گوہر
ذوق موقوف کر اب [illegible] | ڈھونڈھ اس بحر میں اک تو کوئی اچھا گوہر

مطلع ثانی

مشتری کہتے ہیں جسکو وہ اٹھا لایا چرخ
ٹوٹ کر جو تری سہرے سی گرا تھا گوہر

صبح اقبال وسعادت کا ستارہ چمکا
جو ترا طرۂ دستار کا چمکا گوہر

تیرا آویزۂ سرپیچ کا ای قبلۂ حق
صاف قندیل در مسجد اقصا کا ہی

طالب خلق میں ہی سینہ ترا آئینہ
عدل علم میں ہی قلب صفا گوہر

پرورش دیوی چمن کو جو ترا ابر کرم
ہو نیا میں عوض غنچہ ہو پیدا گوہر

ماہ گننے کے لیے ہو نہ کہو سکے لیے
تیرے گہنے کا کہوں کیا اسے زیبا گوہر

درفشانی سے تری اتنے گہوں ہیں ارزان
لکھتے ہیں نسخۂ مفلس میں اطبا گوہر

قطعہ

عکس سے تیرا اقبال کے دریا میں اگر
ای محیط کرم وجود کے یکتا گوہر

آب گوہر ہو تیرے آب پہ اعجاز نما
کف دریا کو بنائے ید بیضا گوہر

کوہ کا زہرہ کرے آب ترے ہیبت عدل
گر یہ سُن پائے کہیں سنگ سے توڑا گوہر

طبع نازک پہ تری بارگر ہو جو گران
لوح سینۂ ماہی سے ہو ہلکا گوہر

آب دریائے کرم سے جو ذرا ہو تو سیراب
ابر مردہ سے برسنے لگیں کیا کیا گوہر

اوج محفل میں تری وہ گہر افشانی ہو
کان شمع میں ہیں آنسو کی جا گوہر

دست فراش میں جاروب ہو زرین جو
فرش پر پھیلتے ہیں او بچھو جو ہند کا گوہر

تار ہی مہر رخ خورشید سے ہر روز طلا
تا گرہ مین رکھو شب عقد ثریا گوہر

دانۂ انجم گردون سے پروے جب تک
رشتۂ کاہکشان مین شب یلدا گوہر

جب تلک جوش بہاران سے ہو آدم صبح
تا نکے شبنم سے سر دامن صحرا گوہر

ہر برس جشن ترا تجھکو مبارک ہووے
ہو سین نیسان کرم سے ترے شاہا گوہر

دوستو نکو ترے گنج دگہر روز اضحیٰ
ہو نہ حز اشک سر دامن اعدا گوہر

قصیدۂ ہفتم

ہے وہ جابہ اثر زندگی اعضا و حواس
کہ دل مردہ ہو زندہ تن عیسیٰ سا س

قطرۂ مے سے ترقی ہو اس خمسہ
یوں ہوں جسطرح کہ اک لفظ سے [illegible]

ہو وا س دخ کبریت سے شعلہ [illegible]
رنگ سارا جو کلفت سے ہو [illegible]

ذائقہ ہفتر دن کو جو ہو تو کلا اسکی
ترد ماغ اتنا ہو قوم لیتے ندی [illegible]

قلب باہیت اگر اس سے نہ با کل ہو تو کندن
فاتلہ یا نہیں تھوڑی سی مبدل ہو ہوا

اسکی دولت سے ہے بکار اول اہل تجربہ عقل
کہ یہ ہے تربت و ہنجار [illegible] افلاک

دلکو ساقی تو ہے اک جام وہ دعوی کے
آج جو پاس ترے ہے نہیں جمشید کے پاس

اللہ اللہ رے تری مستی و بالاوی
شیشۂ بکی مست کہ گرلو گردون مستاس

سلسبیل آگر اسکے ہوا سے ہووے سبیل
کیجئے نوش کہ جیتی ہی کوئی اس سے پیاس

قلق شیرین ترا وہ شہد کہ ہر درد کو اس
تا ان میں بھی کی شافیہ شفا للناس

ہند و زلف کے ہی پاس سدا مصحف رخ
عہد میں تیرے ہی کافر کو بھی اسلام کا پاس

مومیانی ہو حمایت تری گر تمکین سنگ
سخت گیری فلک توڑ کے کیسی کی گرس

بوٹی اکسیر اور پارس اگر ہاتھ لگے
بل بہشت ترے نزدیک نہیں ہے دو کا ماس

چمن دہر میں نرگس بھی ہی بخشش سے
رکھتی اک کاسہ زرین اور اک سیمیں طاس

کیا عجب فیض سے گر ابر کرم کے تیرے
بید مجنوں میں ہو پیدا اثر سید وکلاس

تیری شمشیر کے آگے نہیں رکھتی ہرگز
مغربی تیغ سے لڑنے کی تمہارے نہ ہو آس

فیض تعلیم سے تیری ہو جو منکر الیاس
احمق الناس اسے چاہیے بلکہ نسناس

لوح تقدیر کے لکھے کو پڑھے حرف بحرف
تربیت سے تری ہی بھی ہو جو حق شناس

یوں ترا حاسد پُر عیب ہے عالم میں حقیر
اسے بد فال کوئی جیسے بیاں نحس

دیکھ آہو کو جو ضیغم تو وہیں عدل ترا
ڈھانکدے آنکھوں کو اسکی وہ وش نگاہ وحراس

زہے خورشید کے طالع کہ شعاع خورشید
دم تزئین سے گھوڑا کی یہ جا بوجھ فطاس

الا ماجالاک کہ اسطرح سے اوڑ جانا
جس طرح عاشق دل باختہ ہوش و حواس

پہونچے اُس نقش فلک سیر نہیں پیا کو
نہ منجم کا خیال اور نہ ہندسہ کا قیاس

تیرا ہاتھی ہے فلک کا وہ کشاں جھر طوم
کہکشاں دونوں ہیں خود وہ دم کا ذنب آس

دست باز و بر و [illegible] صبح بہار
[illegible] صفا اسکا رنگ کا دریا
نازک ایسی کہ اسکی کہ سمجھنا مشکل
ہی گراں اسپہ اگرچہ باز بھی ہرگز
اسکا ر از وہ [illegible] گر دیکھی آتش
کیا کہوں ساق بلوریں کی صفائی اسکی
قدر گلشن تو وہ پاؤں کی حنائی نا خن
آ کے بالین پہ وہ طناز سراپا انداز
ہر وہ عید [illegible] گلشن عالم میں بہار
[illegible] پر [illegible] ہو اک ہر فنا
[illegible] وہ فرزانہ سخن میں
تاریخ عالم [illegible] بہار مسرت
[illegible] اسکی ادا
وہ ساد رشتہ عادی کہ دم معرکہ ہو
بزم اسکی ہو [illegible] ملکا

ہیں وہ پنجہ خورشید خمار رنگ شفق
[illegible] عکس فق اسمیں سجا زرق
[illegible] شہر بنیالی میں ہوں فراق
گر ہو تار نظر دیدۂ خوبا منطق
[illegible] آب خیالات میں مستغرق
شمع گر دیکھے اسی شرم سے آجا عرق
[illegible] گلشن پڑی مکھ ہو گلگوں ورق
[illegible] گرم ہو تو ہمکیں باحق
نغمۂ عیش سے ہی بزم جہاں میں [illegible]
سر میں لالہ کے بھی گلشن میں ہے گلگوں
کوئی [illegible] اسے کہتا ہی کوئی استبرق
[illegible] ہر محمل مستی میں ہے [illegible]
کہ وہ ہو [illegible] حامی دین برحق
اسکے تیر [illegible] ہر دونا سکے [illegible]
لیے توصیف کو لائق ہو وہ ملکہ الحق

[illegible]

اتنا عالم میں حذر خون ہی ہوگا از بسکہ	خون فاسد کو بھی ہر گز نکری لوش خلق
پھر تو افگن ہو اگر روشنی طبع تری	ابرق آئینہ اور سنگ سیہ ہو برق
مشتری بھی تری شطرنج کا اک مہرہ ہے	آفتاب اک تیرے گنجفہ کا ہے ورق

قطعہ

ابر ہے گرچہ مثال سفید بدہ	گر تری برق غضب جائے دو اشتر
تو نشانی سے بھی جل اٹھے یادہ خشکا	آگ لگی نیزے میں پر اسکے سوز ملو
تیری توسن میں وہ جلدی کہ اگر چھیڑ دے تو	اون وہ اڑ جائے کہ جیسے سر آتش شوق

قطعہ

شمس کو ہو پہنچے تری رائے سی کیونکر نور	تو ہو مشرب میں گرا دیر تو اوراق
جس طرح روشنی فلک سے اہل اشراق	مرشد و ہر شاگرد کو دیتے ہیں سبق
ذوق کرتا ہے ثنا ختم دعا پر اسکا	تاکہ ہو دار ترقی ہما دونوں طبق
ہو ترے ہر سال یہ بار کسکے عید نہار	اور دشمن کو رہے سے سالہ بح قلق

قصیدہ ششم

ہے آج صبح یوں خوشنما زرد رنگ شفق	پرتو ہے مہر کا رشید کا نور سے شفق
یہ چوٹی سیر ہی وسمت لالہ گل کا چمن	گلشن میں گویا چھا گیا انور سے رنگ شفق

مطلع ثانی

انصاف نے تیری شہا سیماب و آتش کو کیا — یون جمع جیسے یکجا نور سحر رنگ شفق

تیری امان حفظ سی ہو جاوے حق مین سمک کے — نار خلیل آب بقا نور سحر رنگ شفق

خورشید جیسی فیض کو پہونچی تو شمشیر تیغ — جز ورد لعل لب ہوا نور سحر رنگ شفق

جسپر کہ ہو تو غضب ہوا اسکو حقیقت مین گیا — سیل فنا برق بلا نور سحر رنگ شفق

شمشیر کی تیری چمک جو دن عدو کی ہے — دکھلا گئی ہر روز وغا نور سحر رنگ شفق

پیکان ترا الماس کون نیچے سرخ سو رو لہو — گویا لگا کر پر اوڑا نور سحر رنگ شفق

جلوہ ہی تیرے مہر کا شعلہ ہی تیری قہر کا — ہے جسکو عالم جانتا نور سحر رنگ شفق

اسپ حنا بستہ ترا وہ نقرہ خنگ یا — غیرت ہی جسکی اوڑ گیا نور سحر رنگ شفق

اشرف کی ہی یہ التجا جسکے ہی مداح ثنا — خورشید و مہ ارض و سما نور سحر رنگ شفق

جبتک لباس دہر کو صبا بون و شنجرف ہو — زینت دہ صبح و مسا نور سحر رنگ شفق

ہر جشن فرخ ہو تجھے اسطرح آب و تاب سے — ہون تیری محفل ضیا نور سحر رنگ شفق

شاہا زمانہ مین ہو تو با آبرو اور سرخرو — ہو جلوہ گر مشرق سے تا نور سحر رنگ شفق

قصیدہ ہشتم

طرب افزا ہی وہ نوروز کا نارنجی رنگ — دیکھکر بھاگے جسے رنج ہزاران فرسنگ

[illegible]

گلشن میں ہر سو ... مبارک ہو — عشق ہو روز بہر رنگ بتاراج و افگار
اور تری حاسد ... کو دکھلا الٰہی — ... روز افزوں رنگ فلک ...

قصیدہ

حبذا ساقی فرح راح خورشید مثال — مرحبا مطرب بار روشن ...
بارک اللہ کی در اتنا ... نوای ... — ... مقدم کہ ... نوای ...
... سے عیش ہے جام — شکر ... زر گل سے چمن مالا مال
وہ روئیدگی ... ہو جائیگا — گل زمین چمن ... تا وائے ...
... فریاد ... ہوئی گل — ... گل ... ور ... سال
... خوارہ ہو دان کثرت بار بار — ... آلودہ ... گردش ...
کہ ... ساری ہی کہ وقت بہار — ار ... قطرہ ...
... جاہ ہی مانند ... — ... ہو جا ... تازہ ...
ذوق ... ہو طاؤس چمن ... — شوق آ ... ہر ...
شور بلبل بھی ... — جلسا کثرت ... ان کو ...
... طاقت ... کیفیت ... — ... لطف ہو کہ ...
... دو دور کہ ہر صوفی ساقی ... — ... تا ... حال

[illegible]

قطعہ

گر تری قہر کی گرمی تپ محرق بنجا	لٹ رہا چھالون کی جگہ ہونٹ پہ تبخال
شربت ماسکہ مسک کو نواسے گر ہو	ذہن جاری ہے تری مثل کہو یا تپ کٹ بردل
حکمت آموز ترا علم جہان ہو تو دہا	اب ارسطو کی نہ ہا ثبت نہ فلاطون کو مجال
ہو تری عقل سما جز دم بحث منقول	اک منقول ہیں فقط معل کے عقل فعال

قطعہ

دم ہی کیا باد صبا ہین کہ سیر جہان	تیرے گلگون سباک سیر کی جادو نبال
یون ہی دو چار قدم جا کے وڑا اگر ہا	اور بہونچ جا کے کہین وہ کہین مثل خیال
سہہ وہ ہیکل ہین اگر دیو تو صورت تن پری	ہی اوڑان آہین ملک کی تو بشر کی ہی چال
جلد اتنا کہ جہان عرصۂ جولان اسکا	عہد مستقبل و ماضی کا وہان ہی اک حال
زیب تن اسکی جو ہے مہندی کا ہی ہرگل سا	پہر تا کا و کہ من ہو وہ صورت فانوس خیال
اس فلک سیر کو جولان کری تو ہی ذرا	مرزعۂ سبز فلک ہو نہ سبادا پامال

قطعہ

تیرے ہاتھی کی بلندی کی پڑے گر کی نگاہ	سر پہ اندیشے ذلی ہاتھ و دستار سنبھال
آسمان کو وہ فلک سمجھے زمین پر ہیکل	نیشکر راہ مین مانگین اگر اس سے اطفال
جیسے بیٹھے ہین بزرگون ہو محمد کا نشان	اسکی دستار سے شیشہ حلوہ کہا ئیکی ہو ڈہال

[illegible]

قصیدہ دوم

لاتا ہر نالے سے ہی رنگ جرخ میل | واہ کیا ہی کچھ اس عالم میں رنگ بیل
در زمانے سے وہ عیار ہے یہ ہوشیار | لاکھ پر پتیون [illegible] ہی زنبیل
ہے توکل کا احاطہ وہ عزیمت کا حصار | کہ نگہ حفظ خدا جسکی ہے خندق فصیل
گم ہوں ظاہر کی خرابی سے صفات اصلی | رنگ دیتا ہے چھپا جوہر شمشیر اصیل
پیش دشمن کہ دق سے نہیں [illegible] | بلکہ ہے آتش نمرود گلستان خلیل
ہاتھ آئے سرشتہ ہی یاں مردان ولا [illegible] | ورنہ صورت تو کچھ کم نہیں [illegible]
یہیں کے قید جا اٹھی کسی عالم میں برر | رسم تحریر میں بھی چھوٹی نہ رنجیر ثقیل
ہی تہ خاک بھی قارون کو سفر [illegible] | نہیں تا تخت ثری منزل آرام [illegible]
پیدا اک درجہ میں ہے منزل [illegible] | بعد ہو کثرت تکلیف کی یاں [illegible] قلیل
گشت ہر فلک دل سے رکھ چشم ثمر | خوشۂ فیض ہے بل مہرہ ہی یہ مرد عقیل
نال انساں [illegible] ہی انسانہ [illegible] | سگیا مثل نئی صورت وحسا جبرئیل
فلسا خورشید ہوا وہی ہی بارش ہوا | ہو وہ کیونکہ [illegible] عشق ز رحمت کی [illegible]
سنگ [illegible] ہوا اک ارسطا کش [illegible] | بار صد کوہ الم ہے محمل [illegible] ثقیل
لگے یہ چرخ کو گر نالہ عاشق کی ہوا | دم اجزای روحانی کیطرح ہو تحلیل

قطعہ

نظر آتا ہے رنگ لب سا جو ہلال	ٹپکا پڑتا ہے لب ست سے شوق تقبیل
نگہ [illegible] شیشہ [illegible] کیا [illegible]	روح کرتی ہے کسی مست کی [illegible]
[illegible] آتش [illegible]	جسکے نزدیک ہے اک قطرہ کم قلزم نیل
وہ [illegible] لب [illegible]	خسرو چرخ سپر [illegible] خورشید اکلیل
[illegible] دل [illegible]	نظر [illegible] ہے آسکی وہ نور [illegible]
نور [illegible] شکل نتیجہ اسکا	[illegible] شکل [illegible]
[illegible] مطلع قرآن	مطلع شمس کو بھی [illegible]

مطلع ثالث

[illegible] ہی	جیسے قرآن [illegible] تورات و زبور و انجیل
[illegible] اولاد [illegible]	جیسے موسیٰ [illegible] اسرائیل
[illegible] اگر [illegible]	آنکھوں [illegible]
[illegible] کل [illegible]	کیوں کیونکر [illegible] الحسن [illegible]
[illegible]	برج [illegible]
[illegible]	[illegible] مجنون کو [illegible]
جو [illegible] ایک [illegible] کی [illegible]	تیر [illegible] قصا [illegible] کی [illegible]

عدل سے تیری گیا روئے زمیں کو گلزار | آج تک عدل میں کوئی نہوا تیرا عدیل
بس یہ جوش گل و لالہ نکل آیا ہے | داد خواہی کے لیے پاک سے خون ہابیل
واسطے دیدہ بد بیں کے ہے چشم عیلان | ہو تری تیغ کے مسان ... کو ہی اکلیل
تیر برسائے عدو پر جو کمان دار قضا | کمر ناوک ... تیر ... اسلحہ
رہزن لطف مگر خواہ ہوا دل ہی قضا | آ سکے پشت پدر ... کبھی قابیل
ملکے ... انصاف کی ہوں ... قلم | دو اگر پھول سے ... سرو ... دلیل
ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر کہ تا | ہو اگر خاطر نازک یہ بساط تطویل
عید ہر سال ہو فرخ تجھے با جاہ و جلال | ہوں قوی ... دست بہ بد ...
جو ضلالت سے ہوں گمراہ وہ ... | دل اقدام ... ہوں حاک ... لیل

قطعہ در مدح میرزا شاہرخ بہادر

میرزا شاہرخ بہادر نے | قصد صید افگنی کیا جس دم
نوک شمشیر سے ہوا سارا | دامن دشت لالہ زار ارم
نہ بچا اس شکار افگن سے | صید کوئی سوائے صید حرم
مرغ سیمرغ اور غزال پلنگ | ہوئی مسکن پذیر دشت عدم
ہے بجا گوشۂ بہادر شاہ | ہو بہادر نہ کیوں وہ نیک شیم

قصیدہ یازدہم

قطعہ

قطعہ

قطعہ

لطف شیریں ترا وہ ہو کہ سما میں جسکی
تر زبان موجۂ دریا ہو اگر ایک بیاں

آب دریا میں ہو یہ جوش حلاوت پیدا
لب دریا بھی بہم ہوگئے ہوں دونوں یکساں

اس قدر تابع فرمان ہو زمانہ تیرا
ہو نہ گلشن میں بھی وہ غنچۂ گل نافرماں

ہو کے سرسبز بہاران کرم سے تیرے
شاخ رنگ گل چمن دہر میں ہو شاخ گلستاں

بلکہ حیرت کی نہیں جا کہ سر شاخ خدنگ
روش غنچۂ گل ہو وے شگفتہ پیکاں

وہ ترا زور حمایت ہو کہ جسکی باعث
ناتوانوں کو بھی ہو دہر میں تاب و تواں

ہل سکیں پنجہ جگہ سے کبھی گر باندھ کمر
ایک تار نگہ مور سے سو سیل دماں

دیکھ سطح یہ تری۔ فلک پیر اگر
کیا تو صورت سر اوش ہو کر تقط فساں

سنبل نیز اگل سوسن کا بڑا ایک اسبار
گل حنا کے گلدستے ہی سیکڑ دنداں

ہو سکی خط طوم کسی دلبر لیلی وش کی
حاسد تشکیس ہے کہ بڑی کاکل ہمرا لستاں

الکمون شوخی جو تیری توسن چالاک کی
اسم سامہ کبھی پوچ رم برف جہاں

وقت کاو و کرد دم معرکہ اگر وہ کسکا
سر حاسد کو رکھے صورت گوی چوگاں

ای فلک جاہ تری در کہ میں ہو دہ جا
حشمت خورشید جبیں انکی جبیں پر اوتاں

طبع رنگیں میں تری وہ چمن لالہ و گل
رو مروجسکے ہو گلزار ارم خارستاں

ذوق کرتا ہے شہا ختم دعا پر تیری

قصیدہ دوازدہم

دیوان ذوق

[illegible]

فرودساتِ مسرت اس بیاہ ہو سکے کم	گویا کہ جمع چرخ کا سود فتر آسمان
توروں کی کشت مطلع عالی ہین اسقدر	ہے جسمیں اک ایک تو وہ نما کشتیٔ آسمان
اس دستی کے جید دکھاوے یہ نشان	تاروں ہو آفتاب کے پرتو پڑا آسمان
اربہار دو دو چراغان سے تو بہ	ہوں ساتھ آسمان کی ہنگ سے شتر آسمان
پیشم قمر ہیں اور بھی ہو روشنی دو چند	کا جل لگائے اسکی دھوئیں سے کہ آسمان
گرڈالے پارہ پارہ فلیتوں کے داغ	مہتاب کو سمجھ کے کہیں جا در آسمان
ہیں کہکشاں و سیاہ وہ خوش رنگ ہو نئی	فائق ہو کیا سبو چہ ساحق پر آسمان
تھالیو منن ہیں وہ لقا اپڑی اسکا	سے کہکشان کی نا ہمیں ہوئی تھر آسمان
آرائش ایسی اور وہ گلہائے رنگ رنگ	ادنی سا جسمیں غنچہ سبلو ترا آسمان
ہو اسکی اسمیں پھول طلائی زنگار	لے کی ماہ و مہر سے ہم ور آسمان
نقارہ خانے کی ہو چراغان سے وہ شکوہ	گویا ہے اک لکن میں پر از اختر آسمان

قطعہ

کرتا ہے رقص تخت پہ نقار خانہ کی	شہنائی کی صدا کو جو سن کر آسمان
آوازہ دمامہ نوبت سے گونج اٹھا	وہ ہو سب آسمانوں کے اوپر ہوا آسمان
دولہا دولہن کی ہو یہ علامت سہاگ کی	آیا ہے ایک سہاگ پڑا لنگر آسمان

[illegible]

مطلع ثانی

[illegible]

بچھا زمین پہ دیکھے جو فرش آستان
قربان کیون نہ جبین گھسکے ہو جبہ سا آسمان

طالع سدا مساعد و عالم سدا مطیع
کوکب ہمیشہ یار ترا یاور آسمان

تہ آسمان سے رتبہ ترا یون بلند ہے
جسطرح کوہسار سے بالاتر آسمان

خطبے کے واسطے ترے یہ بام بلند ہے
گر مشتری خطیب ہو تو منبر آسمان

وہ بحر بیکران ہے تری ہمت عظیم
ہے بلبلا سا ایک کنارے پر آسمان

دریا ہے فیض تیرا جو طوفان کرے بپا
بہ جائے مثل کشتی بے لنگر آسمان

قد ہے ترے وہ راست قبا جو بنا ہوا
زیبندہ جسکے واسطے بالابر آسمان

تیری گہر فشانی دست کرم سے ہے
گویا کہ ایک دامن پرگوہر آسمان

چمکا ہے تیغ تیر کو اقبال گر ترا
ہو مصقلہ ہلال تو صیقلگر آسمان

یون دل مین تیرے جلوۂ ذات کبریا
آجائے جیسے آئینہ کے اندر آسمان

سرعت مین تیرا رخش فلک سیر کیا کہون
رفعت مین بھی ہو ہمسر جبل پیکر آسمان

شاہا عجب نہین ترے شبدیز کے لیے
بنوائے ماہ نو سے رکاب زر آسمان

پہونچا نہ اسکے کاوش کے انداز کو
کھاتا ہے یا زمین پہ سدا چکر آسمان

انجم ہین کیا شرر ترے نعل سمند کے
ہو بلکہ تیز اگر دو پیکر آسمان

قطعہ

[illegible]

قطعات و نثر وغیرہ

رباعی

مطلع

طریق رہبری میں خضر ہو جب تک اقل رہے ادریس تا قطع تعلق سے سنان کثر	سہارا ہو تو تا ہمرہ غریق الیاس کا دائم مسیحا کا ہو ماوا تا خورشید کی رو
چراغ عمر سے تیرے جہان سارا منور ہو فروغ اسلام کو ہو رونق دین پیمبر ہو	
شفق گلگونہ ہو جب تک سحر کے روئے نیکو کو ثریا نور تن تا کہکشاں ہو بازو کو	کرے آراستہ تا شام اپنے تیرہ گیسو کو کرے وسمے سے تا قوس قزح سبز ابرو کو
لب یاں خوردہ دشمن کے لہو سے تیرا خنجر ہو سر بد خواہ فندق تیری انگشت سنان پر ہو	
گلستاں میں ہو تا گل اور گل سے شاخ ہو پیدا نہال تاک سے انگور ہو انگور میں صہبا	بیستاں میں ہو تا سقے اور بیستے سے نغمہ ہو پیدا نشہ صہبا میں ہو اور ہو نشہ حسن کا شیدا
شراب عیش سے خالی کبھی تیرا نہ ساغر ہو سبیل جشن جمشیدی سے تیرا جشن اکثر ہو	
رہے نا کام دنیا داروں کو احکام پیمبر رہے تا عابدوں کو شوق محراب عبادت سے	خوشی تا حاجیوں کو ہو وے کعبے کی زیارت سے نماز اہل سنت تا ہو مسجد میں جماعت سے
ترا خطبہ میں ہو نام اور خطبہ بے منبر ہو	تیرا حامی ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہو

استغاثہ و دعا

[illegible]

ما تمام

[illegible]

تاریخ سلام

کس سے ہو گا تمام عقلاں کے صاحب دریافت
فہم کی ان سے ہو وقت نہ کہ وجود وہ نہاد
عقل اس سے کیونکہ ہو اور درست ان افکار
عقل ہو نقل عقل اور عقل سے نہ ہو کچھ حاصل

مخمس در مدح

ہم روا ہو شاہ کے گنبد دوار ہلال
عالم قدرت عالی سے ہو انوار ہلال
کہ وہ ہو دار سے ہو خورشید کا منزل ہلال
آسماں سے کے سر چلتا ہو تلوار ہلال

وہ تیری خشش سے سب ہی بالا
آئین سے در دولت پہ گرا یا ہو
اور کسی کی ان طرح کو در دو بار ہلال

پاتا گرداب ہو گردہ نان آبی	خیری بخشش ہو دریا کا مینہ کہ کھتا
دست ہمت تری کھولی روپے کی قند	دیکھ نہیں ہاں او دادا نیہ آسو کیا کیا صرف

مفرد

دیتا ہے تری فوج میں نقارہ جشن کا	آتا ہو عماد و چوب کی صورت طبلہ یا

مفرد

تا اسر طائر ایک پر بدہ سج سکے	مستو مجھکو حسب کا شکار پر بدہ ہو

مطلع قصیدہ در مدح حضرت بادشاہ اکبر شاہ ہمیشہ آرا سنگا دم

نام کو اللہ اکبر کیا تری تو قربہ	داخل ہوا ہاتھ تاج تا ال سر کج سہرا

تاریخ سلام

کروں اگر پیش تم تہنیت کا آج آہنگ	تو انکے سر کے قلم سی صدا کر رہا و جنگ
را دہ رو رجاعت سی یا ہوں گو۔	کرے یہ سر گا میری سی ہاتھ آ ہو لگا
شہا تری پیچ رو کس کو کس نہ دو لشکر	کر مہرو مہ کو گھن لا زم آتا کرنا ہی رنگ

مطلع

ہیں وہ لعلیں خسرا تیری سرا اور رنگ	حسن پیدا کا تا ہو چمن ہاں تختہ اور رنگ

[illegible]

[illegible]

نا صاحب ہو تو آس سے کہ داغ ہی ہوا | گر خوش ہی کبھی کہ یہ ہی سیر ماہتاب
یہ میرے دل خاک کی ہوا پر تھا جو | یہ برق وہ ہیں جسے گھیرے نہ ہوا
[illegible] گدر کہ [illegible] | گردش ہی آسمان کو [illegible]
[illegible] گر [illegible] آسمان [illegible] | [illegible] ہو پیدا [illegible]
جا گرا [illegible] وہ ہو جدا [illegible] | [illegible] گر [illegible] میری [illegible]

مدح

کرتا ہی روز و شب کو برابر [illegible] | میزان عادل ہی تری میزان [illegible]
خورشید کھینچتا ہی جو مرحلہ اسد [illegible] | جا ہو سپہر [illegible] وہ [illegible]

تمام

ساقی [illegible] ہلال شوال دکھائی | [illegible] عید آئی [illegible]
کرتا ہی ہلال ابرو کو پر خم سے اشارہ | ساقی کو کہ بھر بادہ کشتی طلائی
[illegible] تو یہ [illegible] | ساقی ہی آتش [illegible]
[illegible] | [illegible] دشت [illegible] دریا [illegible]
[illegible] | ساقی [illegible]
[illegible] آ کے کبھی حالہ [illegible] | کرتی [illegible] آ کے [illegible]

[illegible]

قطعه

اشعار قصیده

اشعار قصیده بصفت زبان

کثرت تار نظر سے ہے تماشا یوں کا		دم نظارہ تری رو سے نکو ہیں را
در خوش آب مضامین نہ گرلایا		واسطے تیرے ترا ذوق تماشا سہرا
جسکو دعوی ہو سخن کا یہ سنادی گو		دیکھو اسطرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

رباعیات مدح

شاہا تجھے با دولت و بخت فیروز		در خ ہو سدا جہانمیں سے نور وز
ہو سے شرف اندوز تری طالع سے		ہر سال حمل میں مہر عالم افروز

رباعی

خورشید سے اک روز جہانمیں نوروز		اور تجھ سے جہاں روز مسرت اندوز
ہے تجھکو زمانہ میں شرف دوازدہ		اور ہے مہر جہانتاب کو اک واک

رباعی

کہتا ہے یہ فیروزی رنگ اور روز		تو ہو صف اعدا پہ مظفر فیروز
ہو دشمن سرکش کے لیے سہم الموت		ای شاہ عدو کش ترا تیر دل دوز

دیوان ذوق